761

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،28۔جون2008

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

1۔گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال08۔2007

2۔ضمنی مطالبات زر برائے سال08۔2007پر بحث اور رائے شماری

763

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

ہفتہ، 28۔جون2008

(یوم السبت،23۔جمادی الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَـٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡمَلَـٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَبۡشِرُواْ بِٱلۡجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمۡ تُوعَدُونَ o نَحۡنُ أَوۡلِيَآؤُكُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَشۡتَهِيٓ أَنفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ o نُزُلٗا مِّنۡ غَفُورٖ رَّحِيمٖ o

سورہ حم السجدہ۔آیات33تا 35

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤo ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں)۔ اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی)o (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہےo

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول جناب خادم حسین فریدی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

میں نے در رسول پہ سر کو جھکا دیا
میرا نصیب میرے نبی نے جگا دیا
اس پر ہوئی ہیں رحمتیں مولا کی بارشیں
جس نے نبی کے نام پر سب کچھ لٹا دیا
ایسا کریم ایسا سخی اور کون ہے
منگتا جو آیا مانگنے سلطان بنا دیا
میرا نصیب میرے نبی نے جگا دیا

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ سب سے پہلے تحریک استحقاق نمبر 7- میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا صاحب!

شیخوپورہ روڈ پر ٹول پلازہ کوٹ عبدالمالک کے عملہ اور ٹریفک عملہ کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں بروز جمعرات بتاریخ 26- جون 2008 کو بوقت تقریباً 10 بجے کوٹ عبدالمالک کے ٹول پلازہ کے قریب پہنچا جہاں پر L.A.F.C.O کا ہیڈ کوارٹر بھی بنا ہوا ہے۔ ایک گاڑی سفید رنگ کی پرائیویٹ نمبر والی جس کے اوپر لال اور نیلی بتی لگی ہوئی تھی اور اس میں نیلی وردی پہنے ہوئے ایک آدمی سوار تھا جس نے میری گاڑی روکی اور گاڑی کے کاغذات کا مطالبہ کیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ یہ اتھارٹی نہیں رکھتا کیونکہ وہ ایک پرائیویٹ ٹھیکیدار کمپنی کا ملازم ہے

اور اس کے پاس حکومت کی طرف سے کوئی اختیار نہ ہے۔اس پر اس نے مجھے گاڑی سے اترنے کے لئے کہا اور ساتھ ہی کہا کہ ہمارے کرنل صاحب سے بات کریں۔ میں نے کہا کہ کرنل صاحب کو بلا لیں تو اس آدمی نے کہا کہ وہ نہیں آ سکتے، مجھے ان کے دفتر جانا ہوگا۔ساتھ ہی اس نے کسی سے موبائل فون پر رابطہ کیا اور بتایا کہ اس نے گاڑی نمبر 4361 جس پر M.P.A کی پلیٹ لگی ہوئی ہے اس کو روکا ہوا ہے تو دوسری طرف سے حکم ملا کہ آپ اپنی کارروائی کریں جس پر اس اہلکار نے نزدیک ہی کھڑے ہوئے ٹریفک حوالدار کو بلایا اور کارروائی کرنے کے لئے کہا، میں نے ٹریفک حوالدار سے پوچھا کہ آپ کی ڈیوٹی کہاں پر ہے تو اُس نے کہا کہ ہماری ڈیوٹی L.A.F.C.O والوں کے ساتھ ہے۔ میں نے کہا کہ آپ پرائیویٹ گاڑی میں سوار ہو کر کسی کو چیک نہیں کر سکتے کیونکہ وہ L.A.F.C.O والوں کی گاڑی میں سوار تھا۔اس پر اس نے L.A.F.C.O کے اہلکار سے پوچھا کہ کیا کارروائی کرنی ہے؟ اتنی دیر میں وہاں پر L.A.F.C.O کے اور ملازمین اکٹھے ہو گئے اور مجھے احساس ہوا کہ حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔اتنے میں ایک ٹریفک A.S.I موٹر سائیکل پر وہاں آ گیا۔ ٹریفک حوالدار نے A.S.I کو بلایا اور کارروائی کرنے کے لئے کہا۔ میں نے اس کو سارا ماجرا سنایا۔اس نے میری شناخت طلب کی۔ جو میں نے اسمبلی کے کارڈ کی صورت میں دکھادی۔اس سارے واقعہ کے دوران میں اہلکار کو بتاتا رہا کہ میں نے اسمبلی کے اجلاس میں پہنچنا ہے اور مجھے دیر ہو رہی ہے لیکن اس نے پروانہ کی اور مجھے تقریباً 15 سے 20 منٹ تک روکے رکھا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرا استحقاق اور ایوان کا استحقاق مجروح ہوا۔ یاد رہے کہ میں نے چند دن پہلے L.A.F.C.O کے متعلق ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی اور ساتھ ہی ایک تحریک استحقاق بھی جو اخباروں میں آ چکی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ وضاحت بھی چاہتا ہوں کہ آیا L.A.F.C.O والے لال اور نیلی بتی قانون کے مطابق لگا سکتے ہیں یا نہیں اور S.P ٹریفک شیخوپورہ سے پوچھا جائے کہ اس نے کس قانون کے تحت ٹریفک کے اہلکار L.A.F.C.O کے حوالے کئے؟ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ کوئی ایک واقعہ نہیں ہوا۔ بہت دفعہ یہ ہوا ہے کہ وہاں ٹول پلازہ پر عام آدمیوں کو مارا پیٹا گیا اور سب سے بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک پولیس انسپکٹر کی بھی وہاں پر پٹائی کی گئی اور اس نے 15 پر کال کر کے پولیس کو بلایا اور اپنی جان چھڑائی تو ایسے واقعے تقریباً روزانہ رونما ہوتے ہیں، اس کی روک تھام ضروری ہے۔ بہت مہربانی، شکریہ

MR. ACTING SPEAKER: Minister concerned!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!جیسے کہ ابھی معزز رکن نے اپنی تحریک استحقاق پیش کی اور اس پر اس سے پہلے بھی بات ہو چکی ہے تو فوری نوعیت کے طور پر میں نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے رابطہ کیا تھا،اس صورتحال کے لئے انہوں نے مجھے ایک وضاحت بھیجی ہے۔ میرے خیال میں اس میں بہت سی چیزیں اس بات سے منسلک نہیں ہیں اس کو چھوڑتے ہوئے میں صرف ان کے واقعہ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

مورخہ 26۔جون 2008 کو مذکورہ معزز ممبر صوبائی اسمبلی نے شناخت نہیں کروائی اور موقع پر موجود ٹریفک حوالدار نے انہیں جانے سے نہیں روکا،اس طرح L.A.F.C.O نے کسی قسم کا معزز ممبر صوبائی اسمبلی کا استحقاق مجروح نہیں کیا۔ یہ اتنا مختصر سا بیان اور اتنا بڑا جو واقعہ ہوا ہے اس صورتحال میں، میں خود اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کا جو استحقاق مجروح ہوا ہے اس کے لئے جو بھی ہاؤس فیصلہ کرے ہمیں قبول کرنا چاہئے۔ شکریہ

راؤ کاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راؤ صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں کیونکہ ایم۔پی۔اے کی گاڑی پر name plate وغیرہ لگی ہوتی ہے۔ اگر آپ نے اس دفعہ ان کا شدید احتساب نہ کیا تو میرا خیال ہے کہ آئندہ ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے جو اس واقعہ کی تحقیقات کرے اور جس آدمی نے میجر صاحب سے بدتمیزی کی ہے اسے فی الفور معطل کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں گورنمنٹ کی طرف سے اس سے اچھی اور بہتر statement نہیں آ سکتی کہ گورنمنٹ نے ہاؤس کو اختیار دیا ہے کہ آپ جو کرنا چاہتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ کے اس stand کو appreciate کرنا چاہئے اور میں صرف ایک بات اور کروں گا کہ ایک حوالدار کے بیان کو محکمے نے ایک معزز ایم۔پی۔اے کے بیان پر اہمیت دینے کی کوشش کی ہے تو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اس ایوان کی رائے ہے تو ہم اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں تاکہ اس کو دیکھیں اور اس پر کارروائی کریں۔

دوسری بات میں یہ کروں گا کیونکہ ایک دو چیزیں میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہیں کہ L.A.F.C.O کے پاس یہ کیسے اختیار ہے کہ وہ ٹریفک پولیس کو اپنی مرضی سے چلائے تو جس طرح معزز رکن نے بیان کیا ہے اس کی پوری تحقیق بھی ہونی چاہئے اور اس پر بھی کارروائی ہونی چاہئے اب اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور وہ اس کو دیکھے گی۔ بہت شکریہ

پیر محمد اشرف رسول: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پیر صاحب!

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! یہ جو کوٹ عبدالمالک کا ذکر ہے یہ میرا حلقہ انتخاب ہے۔ یہ معزز ممبر کہتے ہیں کہ میں نے کارڈ دکھایا میں تو خود 13/13 دفعہ کارڈ دکھاتا ہوں، وہاں اندر کوئی کرنل صاحب بیٹھے ہوتے ہیں، خیر اتفاق کی بات ہے میں نے کبھی تحریک پیش نہیں کی ہے۔ ان کا بس چلے تو سائیکل والوں کو بھی روک دیں کہ آپ گزر نہیں سکتے۔ دن میں کم از کم 3 دفعہ ہمیں ضرور جانا پڑتا ہے اس لئے آپ نے اگر ان کو regularize نہ کیا تو وہاں پر امن وامان کا بھی بڑا مسئلہ ہو سکتا ہے کیونکہ مقامی طور پر لوگ بہت disturb ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت تبدیل ہوئی ہے اور نئی حکومت کیا کرتی ہے۔ اب تو اس کو بھی 100 دن ہو چکے ہیں، ان کو تو regularize کرنا پڑے گا ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ مقامی طور پر امن وامان کا بڑا خطرہ بن جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، نیازی صاحب!

ضلع میانوالی میں گندم کی نقل وحمل پر پابندی

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! Honourable Food Minister سے گزارش ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میانوالی کے اندر within district گندم لے جانے پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ تحصیل عیسیٰ خیل کے اندر ہماری یونین کونسلز تبی سر اور ٹولہ بانگی خیل میں گندم لے کر جانے پر پابندی ہے اور اگر یہاں گندم لے کر جانی ہو تو D.C.O سے permit لینا پڑتا

ہے تو میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ within the province تو کوئی پابندی نہیں ہے اور ایک ضلع میں ایک سے دوسری جگہ گندم لے کر جانے کے لئے عوام کو D.C.O کے پاس جاکر دو دو دن دھکے کھانے پڑتے ہیں اور D.C.O صاحب سے سفارشیں کروانی پڑتی ہیں کہ ہمیں permit دیں ہم نے آٹا لے کر جانا ہے یا گندم لے کر جانی ہے۔اس سلسلے میں براہ مہربانی وزیر خوراک صاحب سے وضاحت لیں کہ ضلع کے اندر گندم کے لانے اور لے جانے پر پابندی کیسے لگی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں آپ یہ بات ان سے ان کے چیمبر میں جاکر discuss کر لیں۔آپ ان سے مل لیں اگر آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو پھر قاعدے کے مطابق آپ جو کچھ ہاؤس میں پیش کریں گے اسے ہم ضرور دیکھیں گے۔شکریہ

جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا اپنے ہی ضلع کے اندر گندم ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جانے پر پابندی ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر خوراک!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے جو بات یہاں پر کی ہے میں اس پر واضح بیان دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ کے اندر کسی بھی جگہ پر گندم کو لے جانے کی پابندی نہیں ہے۔اگر کسی جگہ پر انھیں کوئی شکایت ہے تو جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے یہ میرے ساتھ چیمبر میں ملاقات کر لیں۔میں ان کی شکایت کو دور کر دوں گا۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شوگر مل مالکان کی جانب سے گنے کی رقوم کی ادائیگی
نہ کرنے سے کسانوں کو مشکلات کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔کل ایوان میں ایک معزز رکن نے یہ کہا ہے کہ شوگر ملوں نے ادائیگیاں شروع کر دی ہیں تو میرا یہ فرض ہے کیونکہ میں نے سب سے پہلے یہ Issue take up کیا تھا اور آپ نے مہربانی فرمائی تھی اور آپ نے اس پر توجہ دی تھی۔میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔

جناب سپیکر!اب انتہائی المیہ یہ ہے اور آپ کو بھی یہ سن کر دکھ ہو گا کہ شوگر مل والوں نے کیا کیا ہے۔انہوں نے post dated cheques ستمبر اکتوبر کے دیئے ہیں۔میں دوبارہ دہراتا ہوں کہ ستمبر اور اکتوبر کے post dated cheques غریب کسانوں کو دیئے ہیں۔ انتہائی تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ان کی جو defer payment ہے ،جو original principal amount ہے جو ان کو دسمبر، جنوری میں pay ہونی چاہیے تھی انہوں نے قانون سے بچنے کے لئے اور پرچوں سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہے کیونکہ ہائی کورٹ نے دو پرچے کروائے ہیں۔ان سے بچنے کے لئے انہوں نے ستمبر،اکتوبر کے cheque دے دیئے اور حکومت کو یہ کہہ دیا کہ ہم نے تو ادائیگیاں کر دی ہیں۔

جناب سپیکر!بڑی سادہ سی بات ہے،میرے منہ سے کوئی ایسی غلط بات نہ نکل جائے کہ مجھے اتنی تکلیف ہے کہ انہوں نے اب یہ کام کیا ہے کہ یہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ T.C.P ہماری چینی خریدے تو ہم پھر ادائیگی کریں گے۔ پچھلے سال یہ ہوا تھا،آپ بھی اس وقت یہیں تشریف رکھتے تھے اور آپ کو بھی پتا ہے کہ میں نے اس وقت بھی بڑا شور مچایا تھا۔اس وقت یہ ہوا تھا کہ T.C.P کے پاس گودام میں 5 لاکھ ٹن چینی موجود تھی۔اس وقت کے وزیر اعظم نے ظلم عظیم کیا تھا۔اس نے وہ چینی بازار میں نہیں لانے دی تھی اور اس غریب قوم نے 42 روپے کلو چینی خریدی تھی۔انہوں نے آج پھر وہی چکر چلایا ہے۔یہ آپس میں مل گئے ہیں۔انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے اسے 42/45 پر لے کر جانا ہے جو کہ بہت بڑا مسئلہ بننے والا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ جن لوگوں کا سرمایا ہے، جن کا پیسا ہے،جن کو پیسے نہیں مل رہے یا تو ان کو bank rate کے حساب سے ادائیگی کر دی جائے،چاہے یہ 50 روپے بیچیں،یہ علیحدہ کام ہے۔اس کو پھر علیحدہ سے دیکھا جائے گا۔اگر مجھ سے حکومت کہے گی تو پھر میں جانتا ہوں کہ کیسے دیکھنا ہے لیکن جن لوگوں کو پیسے نہیں مل رہے ان کو post dated cheque دینے کے بعد یہ کہہ دیا گیا ہے کہ ہم نے ادائیگی کر دی ہے۔وہ اس طرح ایک طرف تو قانون سے بچ گئے اور دوسری طرف انہی کے پیسوں سے جو غریب کسانوں کا پیسا ہے اس سے اپنا کام بھی چلا لیا۔ ہم عجیب قوم ہیں۔ ہم کپاس کے زمیندار کو قتل کر کے کہتے ہیں ہم cotton کی export میں اور textile میں king بن گئے ہیں،giant بن گئے ہیں۔ہم نے آج گنے کے کاشتکاروں کو مارا ہے اور ہم چینی لئے بیٹھے ہیں۔میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں جو شوگر

مل آتی ہے وہاں جا کر میں نے انہیں کہا کہ اگر تم کاشتکاروں کو پیسے نہیں دیتے تو ان کو چینی دے دو۔ میں حلفاً یہ کہہ رہا ہوں کہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا اور بعد میں اس نے صرف 30 لاکھ روپے کی چینی دی باقی چینی نہیں دی۔ اس کے بعد وہ ملک سے باہر چلے گئے۔ یہ سب لوگ آپس میں ملے ہوئے ہیں کیونکہ کسان بے چارے scattered ہیں اور وہ کچھ کر نہیں سکتے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس پر توجہ دیں، بہت جلد توجہ دیں، نہیں تو یہ چینی کے rate کو گڑبڑ کریں گے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جن جن کے پیسے رہتے ہیں ان کو چینی دلوا دی جائے۔ میں آپ سے guarantee سے کہتا ہوں کہ چینی کا rate کیسے نیچے آتا ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں وزیر خزانہ نے جس طرح اپنی wind up speech میں کہا تھا کہ وہ payment کے schedule کو یقینی بنائیں گے۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے اپنی wind up speech میں بتایا تھا کہ ہم گنے کے کاشتکاروں کو ادائیگی کروائیں گے۔ ایک کمیٹی قائم کی جا رہی ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ معزز ممبر کا point سامنے آ گیا ہے کہ ان کو post dated cheques نہ دیئے جائیں۔ میں نے اس وقت یہ بھی بتایا تھا کہ کمیٹی ایک dead line دے گی لیکن ہم سارے معاملات کو دیکھ کر دیں گے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ payment ہو جائے اور یہ نہ ہو کہ وہ dead line دیں اور لوگ اس کو meet نہ کر سکیں۔ وہ ایک reasonable dead line ہو گی جو کہ کاشتکاروں کو بھی قابل قبول ہو گی اور شوگر مل مالکان کی مرضی سے زیادہ کسانوں کی مرضی کے مطابق ہو گی اور جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ post dated cheques دیئے جا رہے ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ post dated cheques نہ دیئے جائیں اور کمیٹی جو dead line دے گی وہ reasonable ہو گی اور انشاء اللہ ہم payment دلوائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت پنجاب کی اصل طاقت زراعت ہے اور زراعت کو فروغ دینے کے لئے سب سے زیادہ اعتماد کسان میں پیدا کرنا پڑے گا۔ اگر آج ہم کسان کا اعتماد بحال کر دیں گے اور حکومت کچھ اس طرح کے اقدامات کرے گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کی زراعت مضبوط ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک واقعہ آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ کل کی خبر کے مطابق ایک ٹریفک وارڈن نے ایک شہری کو گولی مار دی۔ میرے معزز ساتھی نے یہاں امن عامہ کی بات کی اور اس کے ساتھ ہی خبر تھی کہ 146 Traffic Wardens سے صرف لاہور کے اندر ناجائز اسلحہ برآمد ہوا۔ اس میں قابل تحسین بات یہ ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایس۔پی ٹریفک لاہور کو معطل کر دیا اور ڈی۔آئی۔جی کو warning دی۔ ایسے prompt action کوئی حکومت نہیں لے سکتی۔ اس کے لئے جتنی تعریف وزیراعلیٰ کی کی جائے وہ کم ہے لیکن بات یہ ہے کہ ایک آدمی کو معطل کرنے سے یا ایک آدمی کا چہرہ بدلنے سے یا seat پر آدمی بدلنے سے غالباً ہم وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے جو کرنا چاہتے ہیں۔ اس ملک میں یہی ہوتا رہے گا کہ جب تک رشوت کی بنیاد پر، جب تک سفارش کی بنیاد پر، جب تک سیاسی رشوت کے طور پر لوگ بھرتی ہوتے رہیں گے۔

جناب والا! Traffic Wardens کی بھرتی کی history اٹھا کر دیکھیں تو تمام کے تمام لوگ آخری چھ مہینوں میں الیکشن کے سال میں بھرتی ہوئے اور ان اسامیوں کی ریوڑیوں کی طرح بندر بانٹ کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کے توسط سے وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس بھرتی کو چیک کیا جائے اور جو لوگ مستحق ہیں، جو لوگ اس کے اہل ہیں ان کو صرف رکھا جائے۔ ہم عام طور پر بات کرتے ہیں کہ پولیس کی تنخواہیں بڑھا دی جائیں تو کام ٹھیک ہو جائے گا، پولیس کو نئی گاڑیاں لے کر دے دی جائیں تو کام ٹھیک ہو جائے گا، پولیس کی نفری بڑھا دی جائے تو کام ٹھیک ہو جائے گا، یہ تینوں چیزیں ہو چکی ہیں۔ اس سے زیادہ یہ قوم اس کو برداشت نہیں کر سکتی کیونکہ پچھلا بجٹ اٹھا کر دیکھیے تمام محکموں سے زیادہ بجٹ پولیس کو دیا گیا ہے بلکہ ضمنی بجٹ کے اندر اس کو زائد رقم دی گئی ہے۔ آپ اندازہ لگائیے کہ Traffic Wardens کی تنخواہیں کتنی ہیں اور وہ ہی سب سے زیادہ undisciplined ہیں اس کے لئے میری گزارش ہے کہ ہمیں دوبارہ اپنے Police Order, 2002 کو دیکھنا پڑے گا کہ آیا یہ system میں کوئی change لا رہا ہے یا صرف اس نے اوپر والی کرسیوں میں اضافہ کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی اس ایوان میں ذکر کیا تھا کہ صرف ضلع فیصل آباد میں جہاں ایک ایس۔ایس۔پی اور تین ایس۔پی ہوتے تھے آج وہاں پر

ایک اے۔آئی۔جی، تین ڈی۔آئی۔جی اور 16 ایس۔پی بیٹھے ہیں اور امن عامہ کا حال آپ کے سامنے ہے۔ ان کو دیکھتے ہوئے اب پرائیویٹ ایجنسیاں بھی اسی لائن پر ہماری پولیس کی encouragement کی وجہ سے چل پڑی ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اس پر ضرور غور کیا جائے۔ بہت مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، موہل صاحب!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میجر صاحب کی تحریک استحقاق پر منسٹر صاحب کا جواب جو L.E.F.C.O کے متعلق تھا، اس پر بہت اچھا فیصلہ دیا مگر اس کے ساتھ ساتھ میں ایک تجویز بھی دینا چاہتا ہوں کہ قاعدہ 76 کے مطابق اگر اس کو ہم priority میں لے آئیں تو اس کے لئے آپ کے پاس یہ واضح اختیار ہے کہ آپ اس کی ایک fix date دے سکتے ہیں تو یہ جو تحریک آئی ہے اس میں ہمارا ہی استحقاق نہیں ہے بلکہ اصل میں آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی تاریخ fix کریں تاکہ کمیٹی اس کو top priority پر رکھے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے اندر Rules یہ ہیں کہ ایک مہینے کے اندر اندر اس کی تاریخ مقرر ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سپیشل کمیٹی کے جو ارکان ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس تاریخ سے پہلے ہی اپنی رپورٹ House کے اندر دیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! جیسا کہ ہمارے تمام بھائیوں نے امن و امان کی صورتحال کے بارے میں فرمایا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے اور ملک میں بڑھتے ہوئے crime کے متعلق جتنی یہاں پر نشاندہی کی گئی ہے اس کے باوجود ابھی تک کوئی بھی ایسی چیز ثابت نہیں ہو سکی کہ اس پر کنٹرول کیا جا سکے۔ میری پارٹی کا ایک انتہائی سینئر ساتھی جاوید حفیظ پپّو جو میری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کا گارڈ بھی تھا، چار یا پانچ دن پہلے بنک سے چار لاکھ روپے لے کر باہر نکل

رہا تھا کہ ایک آدمی سر عام اسلحہ لے کر آیا اور اس نے اس کو گولی ماردی اور کل وہ ہسپتال میں دم توڑ گیا ہے۔ یہ انتہائی دکھ کی بات اس لئے ہے کہ جب کسی بھی ملک میں عوام کو وہ تحفظ نہ دیا جائے جس کے وہ حق دار ہیں تو پھر اس پولیس بے لگام گھوڑے کو اتنے زیادہ پیسے دینے کی کیا ضرورت ہے؟ جوں جوں ان کے لئے بہتر فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اتنے ہی crime کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کی بڑی وجہ جیسے میرے بھائی نے ابھی فرمایا ہے کہ جب آپ رشوت اور بھاری رقم کے عوض اس قسم کے نااہل آدمیوں کو بھرتی کریں گے تو پھر ملک میں صورتحال اسی طرح کی ہی رہے گی۔

جناب سپیکر! پرسوں کی بات ہے کہ شیخوپورہ میں میرے گھر کے بالکل سامنے ڈاکوؤں نے اس طرح گھر کے لوگوں پر تشدد کیا کہ ان کو باندھ کر کمرے میں بند کر دیا گیا اور گھر کی تمام چیزیں لوٹ کر چلے گئے۔ پولیس آئی اور اسی طرح واپس چلی گئی۔ کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی finger prints لئے گئے۔ میں نے ڈی۔ایس۔پی کو فون کیا اور کہا کہ اگر آپ کی پولیس گئی ہے اور اگر انہوں نے finger prints ہی نہیں لینے تو کیا وہ وہاں پر سیر کرنے کے لئے گئی ہے؟ ان تمام باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس مجرموں کی پشت پناہی کرتی ہے اور وہ ملزموں کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ میں کہتی ہوں کہ کسی بھی آدمی کو اتنی جرأت نہ ہو کہ وہ دن دیہاڑے لوگوں کے گھروں میں ڈاکے ڈالے، قتل کر دے اور آرام سے چلا جائے اور پھر پولیس ان کو پکڑے بھی نہ۔ یہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب پولیس اور تھانے بِک جاتے ہیں اور اس وقت crime کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ اس سے پہلے میں نے اپنے ہی ایک کیس کے سلسلے میں اس پورے ایوان کے سامنے ایک درخواست کی تھی اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایک التجا کی تھی کہ میں چاہتی ہوں کہ ان تمام ملزموں کو پکڑا جائے جو قتل کے کیس میں ملوث ہیں لیکن بات ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھی جس پر مجھے دکھ ہے۔ اگر ہم جیسے لوگوں کی نہیں سنی جاتی تو پھر عام شہری کو کتنا تحفظ دیا جائے گا؟ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ درخواست کروں گی کہ میں نے کبھی ان کا بہت عروج کا زمانہ دیکھا تھا اور جب میں نے یہ سنا تھا کہ امن وامان کی صورتحال بہت اچھی تھی اور ہر چیز کنٹرول میں تھی لیکن اب وہ تمام چیزیں ابھی تک کیوں نہیں ہیں؟ میں نے اس سے پہلے جو چیزیں یہاں پر عرض کی تھیں اس پر کوئی عمل نہیں ہوا حالانکہ سپیکر صاحب نے بھی ٹیلیفون کیا، سینئر منسٹر صاحب نے بھی فون کیا، میرے بھائی کامران صاحب نے بھی کیا لیکن ابھی تک ایک انچ بھی بات آگے نہیں بڑھی۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ ایک دفعہ پھر دوبارہ انتظامیہ سے کہیں کہ ان اشتہاریوں کو گرفتار کرے۔

تحاریک استحقاق

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: Already آپ کی تحریک پیر والے دن کے ایجنڈے پر ہے، انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو دیکھیں گے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 8 مہر ارشاد احمد سیال صاحب کی ہے۔ میں ان سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

مہر ارشاد احمد خان سیال: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں آپ کی توجہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اہم مسئلے کی طرف بیان مبذول کراتا ہوں۔ پچھلے دنوں ایک آدمی آیا اس کی عمر 80 سال تھی، اس نے کہا کہ میرا گھریلو میٹر ہے اور مجھے 54 ہزار کا بل بھیجا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مہر صاحب! آپ اس کو پہلے پڑھیں گے اس کے بعد اپنی statement دیں گے۔

ایس۔ای اور ایکسیئن واپڈا مظفر گڑھ کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

مہر ارشاد احمد خان سیال: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں اس معزز ایوان کا رکن ہوں اور میں حلقہ کے غریب اور غیور لوگوں کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ پچھلے دنوں ایک غریب شخص قادر بخش کے مطالبہ پر جسے گھریلو میٹر پر -/54,000 روپے کا بل بھیجا گیا اور دوسرے رحیم بخش نامی آدمی کو -/1,15,000 روپے کا بل بھیجا گیا اور اس طرح کے کئی اور لوگوں کے مسائل بھی تھے۔ ان تمام لوگوں کو ساتھ لے کر S.E. واپڈا مظفر گڑھ کے دفتر پہنچا۔ مسائل بتائے، S.E. نے اختر گل X.E.N کو بلایا وہاں قادر بخش رونے لگا کہ اس نے مجھے دھکے دے کر باہر نکال دیا ہے میں نے اسے کہا کہ آپ تو عوام کے خادم ہیں اور 80 سالہ بزرگ کا مسئلہ حل کرنے کی بجائے آپ نے اسے دھکے کیوں دیئے ہیں تو اختر گل نے جواب دیا میں واپڈا کا آفیسر ہوں، آپ کا ملازم نہیں ہوں اور کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر تلخ کلامی بھی ہوئی لیکن اس موقع پر S.E. واپڈا اور ڈائریکٹر سرکل اور یونین کے عہدیداروں کا رویہ میرے ساتھ نامناسب رہا اور بعد میں میرے گھر گاؤں اور علاقے کی بجلی بند رکھی گئی۔ جلوس نکالے

گئے اور آج چھٹا روز ہے دفتروں میں کام نہیں ہو رہا۔ واپڈا کے اس عمل سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میری التجا ہے کہ واپڈا جو اس وقت رشوت کا king ہے، کے مذکورہ آفیسران کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے، معطل کیا جائے اور مظفر گڑھ سے ٹرانسفر کیا جائے۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

MR. ACTING SPEAKER: Yes, Minister concern!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میرے معزز رکن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے یہ بالکل fresh ہے اور ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ میں چاہوں گا کہ دو تین دن کے لئے اسے pending کر دیا جائے۔ ہم محکمے سے اس کا جواب طلب کرتے ہیں، جیسے ہی جواب آ جائے گا تو اسے ہم take up کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں یہ بہت ہی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔ آج حال یہ ہے کہ پچھلے آٹھ سال کے اندر شاید محکمے یہ بھول گئے ہیں کہ ایک معزز رکن اسمبلی کی عزت کیا ہوتی ہے؟ اس ملک میں صحیح معنوں میں جمہوریت آ چکی ہے اور محکموں کو ہمارے معزز ممبران کا احترام کرنا پڑے گا۔ میں آپ کو Monday تک کا time دیتا ہوں اس پر جواب لیں اور House کے اندر بتائیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں انہی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے جو میرے بھائی میجر صاحب نے پولیس کے بارے میں کہا اور بجٹ تقریر میں بھی ہم یہ بات کر چکے ہیں کہ واقعی پولیس کو لگام ڈالنے کی ضرورت ہے۔ پولیس کو لگام ڈالنے کے لئے میرے پاس ایک تجویز ہے کہ یہ جو devolution programme تھا جس میں اتنے ناظم آئے ہیں اگر ہم اس پر عمل کریں اور ان ناظمین، نائب ناظمین اور چار کونسلروں کی ڈیوٹی ایک S.H.O کے ساتھ لگا دی جائے تو بہتر رہے گا۔ ان لوگوں کو پتا ہوتا ہے کہ علاقے میں کون سے لوگ رہتے ہیں کیونکہ وہ مقامی لوگ ہوتے ہیں اور

ووٹ لے کر آتے ہیں اس لئے ان کو ہر بندے کی پہچان ہوتی ہے۔ پولیس والوں کو پتا ہو کہ ہمارا احتساب کرنے والے ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک S.H.O جو بادشاہ بن کر تھانے میں بیٹھا ہوتا ہے اس پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور اس طرح crime بھی کم ہو سکتے ہیں۔ ناظم یا نائب ناظم اگر یونین کونسل سنبھالتے ہیں تو نائب ناظم کے ساتھ چار کونسلر اور ایک female کونسلر کی ڈیوٹی لگائیں تاکہ علاقے کے لوگوں کے مسائل حل ہوں، کسی پر ناجائز پرچہ نہ ہو اور کسی کی عزت خراب نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، کھر صاحب!

ملک بلال احمد کھر: جناب سپیکر! مہر ارشاد احمد سیال صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے یہ پورے ضلع مظفر گڑھ کا مسئلہ ہے اور اس پر آپ نے جو احسن قدم اٹھایا ہے اس پر میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میری آپ سے گزارش ہے اور پُرزور اپیل بھی ہے کہ اس معاملے کی پوری پوری تحقیق کی جائے اور جو بھی اس واقعہ میں ملوث ہیں ان افسران کو کڑی سزا دی جائے۔ بہت مہربانی۔

جناب احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! آپ نے ہمیشہ ہی فراخ دلی کا ثبوت دیا اور آج بھی آپ نے مہربانی کر کے ممبران کو ان کے مسائل سننے کے لئے پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت دی ہوئی ہے۔ یہ جناب کی مہربانی ہے اور اس سے ہمارے ممبران کی حوصلہ افزائی بھی ہو رہی ہے اور مسائل بھی حل ہو رہے ہیں۔ میں بھی اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہوں گا کہ پولیس آرڈر کے متعلق ہمارے چند دوستوں نے بات کی ہے۔ پولیس آرڈر میں سب سے بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کا کوئی حل سوچنا چاہئے یا تو بل کی صورت میں یا کسی اور صورت میں بھی درستی ہو سکتی ہے۔ جناب ایک مظلوم آدمی جو investigation تبدیل کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے ڈی۔پی۔او سے کروا سکتا ہے، نہ وہ آر۔پی۔او سے کروا سکتا ہے۔ پورے پنجاب کی investigation سوائے ایڈیشنل آئی۔ جی ایک آدمی جو پنجاب میں بیٹھتا ہے اس کے پاس اختیار ہے۔ یہ اتنا ظلم ہے کہ جس غریب کے پاس ڈی۔پی۔او کے پاس آنے کا کرایہ نہیں ہوتا وہ کیسے لاہور آکر اپنی investigation کی تبدیلی کے لئے درخواست دے۔ اس کے بعد بھی ظلم کی بات یہ ہے کہ ایڈیشنل آئی۔ جی کہتا ہے کہ میرے پاس بھی اختیارات

نہیں ہیں میں واپس اسی ڈی۔پی۔او کے پاس بھیجوں گا وہ اس پر بورڈ بٹھائے گا۔بورڈ جب فیصلہ کرے گا پھر وہ میرے پاس بذریعہ آر۔پی۔او واپس آئے گا پھر میں دیکھوں گا کہ اس کی کیا پوزیشن ہے ؟اس پر ایک آدمی کو investigation change کروانے میں کم از کم تین ماہ لگ جاتے ہیں لیکن جو متعلقہ ایس۔ایچ۔او ہوتا ہے جس نے کرپشن کی ہوتی ہے یا ناجائز طور پر کسی کی امداد کر رہا ہوتا ہے اس دوران وہ تو کیس جو کچھ کرنا ہوتا ہے کر کے عدالت میں چالان put کر دیتا ہے اور صرف وہ بے چارہ دھکے کھاتا رہتا ہے اور اس کی investigation change نہیں ہو سکتی۔آج investigation کے معاملے میں بہت زیادتی ہو رہی ہے آپ مہربانی کریں کہ جو سابقہ اختیارات ڈی۔پی۔او کو تھے یا آر۔پی۔او کو تھے وہ کسی طرح بحال ہو سکیں تاکہ جو مظلوم طبقہ ہے اس کو investigation کا حق تو اپنے ضلع کے ڈی۔پی۔او سے مل سکے۔یہ بہت ضروری معاملہ ہے۔غریب لوگوں سے بہت زیادتی ہو رہی ہے،آپ ضرور مہربانی کریں اور اس معاملہ کا کوئی حل نکالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:بہت شکریہ۔جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو پولیس آرڈر 2002 ہے اس کو 2009 تک آئین کے schedule 6th کے تحت protection ہے جو کہ صدر پاکستان نے issue کیا تھا۔انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو تبدیلی کی لہر چلی ہے آپ اپنی amendment تیار رکھیں وہ اس کا حصہ بھی بنیں گے اور اس پر عمل بھی ہو گا۔

رانا محمد اقبال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم معاملہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ شاہدرہ لاہور کا حصہ ہے۔شاہدرہ راوی پل پر ہمیں ٹول ٹیکس دینا پڑتا ہے جو برس ہا برس سے چل رہا ہے۔اس کے لئے میں فوری طور پر وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وفاقی حکومت کو request کی جائے،وزیر اعلیٰ صاحب request کریں کیونکہ شاہدرہ کے عوام protest کر رہے ہیں۔ہم اگر دس دفعہ آئیں جائیں تو ہمیں دس دفعہ ٹول ٹیکس دینا پڑتا ہے۔شاہدرہ لاہور کا حصہ ہے۔یہ پہلے بھی لاہور میں ہوتے ہوئے backward ہے اس لئے شاہدرہ کے عوام کو فوری طور پر اس ٹول ٹیکس کی معافی ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر آپ relevant rules پڑھ کر ہاؤس میں تو کوئی قرارداد لے کر آئیں کیونکہ ہم بھی اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ لاہور کے ایک حصہ کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ یہ discriminatory سلوک ہو رہا ہے۔ آپ اس کو relevant rules کے تحت ہاؤس میں لائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بالکل دیکھا جائے گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ ہمارے پاس آخری تین دن private member's day ہیں اور پولیس کا جتنا sensitive issue ہے اور سب دوست اس پر کافی فکر مند ہیں تو اگر private member's day میں سے ایک دن صرف پولیس کے متعلق مخصوص کر دیا جائے اور اس دن آئی۔ جی صاحب کو کہا جائے کہ وہ گیلری میں آ کر حقیقت کو سن لیں تو مناسب ہو گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ ایجنڈا already جاری ہو چکا ہے اور general discussion کے لئے بالکل علیحدہ رولز ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اتنی دیر بعد اکٹھے ہوئے ہیں تو میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ دوستوں اور بھائیوں اور ہمارے جو معزز ارکان ہیں ان کو اجازت دے دیتا ہوں اور اسمبلی کی کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ اس وقت تحریک التوائے کار نمبر 307/08 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے اور اس کو pending کیا گیا تھا۔ جی، وزیر متعلقہ!

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے
غیر معیاری اشیاء کی فروخت میں اضافہ

(---جاری)

شیخ علاؤالدین: جی، جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی تھی یہ ڈیزل وغیرہ اور consumer protection وغیرہ کے متعلق تھی۔ اس پر وزیر صاحب جواب دیں گے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تحریک پیش کی تھی اس پر ہم نے دو دن کا وقت دیا تھا۔ ان دو دنوں میں ہم نے ساری تحقیقات کیں کہ اس کی وجوہات کیا تھیں۔ یہ بات درست ہے کہ ڈیزل کی shortage صوبہ میں تھی۔ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی اور میں نے وزیر پٹرولیم اور وزیر خزانہ سے بھی بات کی۔ اس میں تین وجوہات سامنے آئی تھیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ پٹرول پمپ والے جو لوگ storage کر رہے ہیں وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید قیمتیں بڑھیں گی کیونکہ پچھلے کافی دنوں سے ڈیزل کی قیمتیں نہیں بڑھیں تھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: براہ مہربانی آپ دیکھیں گے کہ تحریک التوائے کار نمبر 307 میں جو میں دیکھ رہا ہوں وہ ڈیزل کے بارے میں نہیں بلکہ وہ تو غیر معیاری اشیاء کے حوالے سے ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے consumer protection کے حوالے سے یہ تحریک دی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے جو in writing دیا ہوا ہے اس میں ڈیزل کا ذکر تک نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب میں نے اس کو پڑھا ہے تو اس میں، میں نے ڈیزل کو add کیا تھا۔ وزیر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، ان کو سن لیں۔ انہوں نے ڈیزل کے اوپر جو ایکشن کیا ہے وہ Consumer Protection Act کے تحت ہی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جو تحریک التوائے کار اسمبلی میں پیش ہوئی ہے اور جو in writing ہے اس میں ایک چیز موجود ہی نہیں ہے۔ وہ ایک issue تو ہو سکتا ہے لیکن issue اس وقت ہاؤس کے سامنے اس adjournment motion کے through نہیں ہے۔ آپ اس تحریک کو دوبارہ پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Punjab Consumer Protection Act, 2005 بنانے کی بنیادی وجہ اور مقصد یہ تھا کہ عوام کو مناسب قیمت پر آٹا، چینی، گوشت، گھی اور دالیں وغیرہ اور زندگی کے لئے دوسری غذائی ضروریات میں جاری لوٹ کھسوٹ اور غیر معیاری اشیاء فروخت کرنے والوں کا محاسبہ کیا جائے لیکن انتظامیہ اس قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ہو گئی ہے۔ شہریوں کو ایک طرف مضر صحت گوشت پانی بھر کر

فروخت کیا جارہا ہے اور دوسری طرف گوشت کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جو عام شہری کی پہنچ سے باہر ہو چکا ہے یہی حال آٹا، گھی، دالیں اور چاول وغیرہ میں ہے۔ دوسری طرف اس ایکٹ پر عمل کروانے والی مشینری اپنے مقصد سے ہٹ کر automobile اور A.C بنانے والی کمپنیوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ یہ بھی ایک المیہ ہے کہ اس تمام سرکاری مشینری میں کوئی ٹیکنیکل لوگ نہ ہیں۔ تمام معزز ارکان یہ جانتے ہیں کہ ملک میں انتہائی گھٹیا معیار کے بجلی کے بلب اور ٹیوب لائٹس وغیرہ دھڑلے سے فروخت کی جارہی ہیں۔ صوبے کے ہر گھر کا بجٹ ان ٹیوب لائٹس کی وجہ سے درہم برہم ہوتا ہے لیکن consumer courts ان پر suo-moto action بھی نہیں لے رہیں۔ consumer courts ان کمپنیوں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہیں جن کی اشیاء جو عوام کا ایک محروم طبقہ استعمال کر رہا ہے وہ بغیر ٹیکنیکل know how یعنی اٹکل پچو فارمولے کے تحت کام کر رہے ہیں اور وہ بھی warranty دیکھے بغیر۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں ہوا یہ تھا کہ جب میں نے یہ تحریک پیش کی تھی اس کے بعد ڈیزل کا مسئلہ انتہائی اہمیت اختیار کر گیا تو میں نے اس دن اس تحریک میں ڈیزل کو add کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! بات یہ ہے کہ جب ہم rules and procedure کی بات کرتے ہیں۔ rules are very much clear ابھی میں دوبارہ اسی کو ہی دیکھ رہا تھا۔ اس میں اگر آپ ڈیزل کی بات کہتے ہیں تو اس پر آپ ایک نئی تحریک التوائے کار لے آئیں لیکن یہ جو تحریک التوائے کار ہے اس پر تو وزیر متعلقہ اس وقت موجود نہیں تھے اس لئے یہ pending کی گئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اس پر حکومت نے واقعی کام کیا ہے۔ اس سلسلے میں مجھے بھی بلا کر انہوں نے discuss کیا۔ اس کی وجہ سے آپ آج کے اخبارات کو دیکھ لیں کہ public transport بند ہونا شروع ہو گئی تھی۔ ان کو کچھ نہ کچھ ریلیف ملے گا۔ بات تو consumer protection کی ہے۔ اس کی وجہ سے جناب نے مہربانی فرمائی تھی۔ اس دن ڈیزل کو جو میں نے add کیا تھا کیونکہ ڈیزل کی وجہ سے تمام معاملات بہت زیادہ خراب ہو رہے تھے۔ انہوں نے اس پر کام کیا، وزیراعلیٰ صاحب نے اس پر instructions دی ہیں، چیف سیکرٹری صاحب نے بھی instructions دی ہیں۔ وزیر خزانہ صاحب نے مجھے بلا کر بات کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے، اگر ایک regular تحریک التواء کار کے اندر ایک ایسا issue آ جاتا ہے جو عوام کے لئے زیادہ مسئلے کا شکار ہے اور پریشانی کا باعث بن سکتا ہے، آپ جانتے ہیں کہ ابھی

پورے ایک سال میں صرف 70 دن کا اجلاس ہوتا ہے تو یہ آپ نے اس دن مہربانی کی تھی تو اگر آپ اس پر منسٹر صاحب سے جواب لینے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اس پر خاطر خواہ action لیا ہے۔ ویسے آپ کا اختیار ہے جو آپ کریں۔

MR. ACTING SPEAKER: Yes, Minister concern.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! معزز رکن کی طرف سے جو تحریک التوائے کار آئی ہے اس کا جواب ہمیں موصول ہو گیا ہے لیکن یہ ڈیزل سے متعلق بات کر رہے ہیں consumer protection کے حوالے سے تو اس کا جواب بھی ہم نے لے لیا ہے اگر آپ کہیں تو اس کے بعد ہم اسے take up کر سکتے ہیں لیکن اس سے متعلقہ جو جواب آیا ہے میں اسے ایوان میں پڑھ دیتا ہوں۔

صارفین کے حقوق کو مفادات کے تحفظ، فروغ و صارفین کی شکایات اور اس کے متعلقہ معاملہ کو جلد نمٹانے کے لئے حکومت پنجاب نے جنوری 2005 میں پنجاب تحفظ صارفین ایکٹ کے تحت ایک قانون بنایا جو کہ مکمل طور پر رفاہی اور عوامی فلاح و بہبود کا قانون ہے۔ مزید یہ کہ قانون ہذا ناقص، غیر معیاری اور مضر صحت مصنوعات اور خدمت کے خلاف عوام کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس قانون میں کوئی بھی شق صارفین کے مفادات سے متصادم نہ ہے اور جس کا عملی نفاذ مارچ 2006 میں صوبہ بھر میں صارف عدالتوں اور صارف کونسلوں کے قیام سے عمل میں آیا۔ اس قانون کے دائرہ کار میں خدمات اور مصنوعات شامل ہیں جن کی تعریفات درج ذیل ہیں:۔

خدمات میں کسی بھی قسم کی سہولیات، مشاورت یا معاونت شامل ہے مثلاً طبی، قانونی اور engineering خدمات کی فراہمی جبکہ مندرجہ ذیل شامل نہ ہیں۔

معاہدہ ذاتی خدمت کے تحت کوئی خدمت پیش کرنا، نجوم یا دست شناسی کی مانند غیر پیشہ ورانہ خدمت پیش کرنا، عدالت قانون یا ثالث کی طرف سے فیصلہ دیئے جانے کی خدمت۔

مصنوعات کا وہی مفہوم ہے جو فروخت اشیاء ایکٹ 1930 میں لفظ اشیاء کو تفویض کیا گیا ہے اور مصنوعہ اشیاء شامل ہیں اور بعد ازاں کسی دیگر مصنوعہ شے یا غیر منقولہ میں ضم کر دیا گیا ہے مگر پودے، قدرتی پھل اور دیگر خام اشیاء اپنی فطری شکل میں جو جانوروں یا پودوں سے اخذ کی گئی ہیں، شامل نہ ہیں۔

صارف سے مراد ایسا شخص یا ہستی ہے جو معاوضے کے بدلے کوئی چیز، خدمت خرید تا ہے، حاصل کرتا ہے یا پتا کر لیتا ہے یا ان اشیاء اور خدمت کے استعمال کرنے والا ہے لیکن صارف میں وہ شخص شامل نہ ہے جو کسی بھی شے کو تجارتی بنیادوں پر دوبارہ فروخت کرتا ہے۔

ان تعریفات سے یہ بات عیاں ہے کہ معزز رکن اسمبلی کی پیش کردہ تحریک التوائے کار نمبر 307/08 میں اٹھائے گئے درج ذیل نکات قانون اعضا اور اس کے تحت قائم کردہ عدالت کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر کنٹرول صارف عدالتوں کا از خود نوٹس لینا جبکہ پنجاب تحفظ صارفین ایکٹ 2005 صارفین کے مالی نقصان، وقت کے ضیاع، جسمانی نقصان اور ذہنی کوفت کا سبب بننے والی خدمات اور مصنوعات کے خلاف بغیر کسی کورٹ فیس کے ہرجانہ وصول کرنے کا ایک سنہری قانون ہے۔

مزید برآں یہ کہ اس قانون کے تحت نہ صرف چھوٹے کاروباری اداروں کو اپنی مصنوعات کا معیار بہتر بنانے کے لئے کہا گیا ہے بلکہ بین الاقوامی کمپنیاں جیسا کہ گاڑیاں بنانے والی، کار ڈیلرز، گھریلو مصنوعات، زرعی مصنوعات، برقی مصنوعات اور سیمنٹ بنانے والوں کو بھی اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اپنی مصنوعات کا معیار بین الاقوامی یا قومی اصولوں کے مطابق بنائیں۔

اس کے علاوہ خدمت کے زمرہ میں ڈاکٹرز، انجینئرز، واپڈا، گیس، ٹیلی فون، ٹرانسپورٹ، ڈاکخانہ اور تعلیمی اداروں وغیرہ کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ بھی اپنی خدمات کا معیار بہتر بنائیں۔ اس قانون کے تحت لازم ہے کہ جہاں ضروری ہو وہاں مصنوعات پر تاریخ اجراء، آخری تاریخ، استعمال، اجزائے ترکیبی اور احتیاطی تدابیر بھی لکھی ہوں۔ اس قانون کے تحت قائم عدالتوں کا از خود نوٹس لینے کا اختیار نہ ہے اور یہ عدالتیں صارفین اتھارٹی کی طرف سے دائر کردہ شکایات، مقدمات پر اختیار سماعت رکھتی ہیں۔ از خود نوٹس لینے کا اختیار صرف عدالت عالیہ اور عدالت عظمٰی کو حاصل ہے۔

مزید برآں یہ قانون کے تحت 11 اضلاع بشمول لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ساہیوال میں ضلعی صارفین عدالتیں اور ضلعی صارفین کونسلیں قائم ہو چکی ہیں جو تمام پنجاب کے اضلاع کا احاطہ کرتی ہیں اور ان ضلعی عدالتوں میں 31۔مئی 2008 تک 1281 مقدمات درج ہوئے، جن میں سے 810 صارفین کو دادرسی حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی صارفین کونسلوں کو بھی قائم کیا جا چکا ہے جن کے سربراہ متعلقہ ضلعی رابطہ آفیسر ہیں اور ان اضلاع میں صارفین کونسلیں اپنی پوری رفتار

کے ساتھ لوگوں میں صارفین کے حقوق کی آگاہی پیدا کر رہی ہیں اور اب تک اتھارٹی کے سامنے 422 مقدمات پیش ہوئے ہیں جن میں سے 258 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ تمام صوبہ پنجاب میں مختلف طریقوں سے لوگوں میں وسیع سطح پر صارفین کے حقوق کی آگاہی مہم جاری ہے۔ علاوہ ازیں بڑے پیمانے پر صارفین کے حقوق کی تشہیر کے لئے ادارے کو رقم فراہم کی جا رہی ہے۔ اس قانون کے تحت قائم پنجاب تحفظ صارفین کونسل کو مختلف دیگر شعبوں کی طرح ٹیکنیکل ونگ کی بھی تکنیکی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ کھانے کی ضروری اشیا کی قیمتوں کو monitor کرنے کے لئے Punjab Price & Supply Board (P.P.S.B) کے نام سے Price Control Provision of Profiting and Hoarding Act, 1977 قانون کے تحت الگ ادارہ قائم کر رہا ہے جو حکومت پنجاب نے کھانے کی ضروری اشیاء کی قیمتوں کو عام آدمی کی دسترس میں رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسرز کو price control منافع اور ذخیرہ اندوزی ایکٹ 1977 کے تحت کنٹرولر جنرل پرائسز کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسرز کھانے کی ضروری اشیاء کی قیمتیں مقرر کرتے ہیں۔

پنجاب کے تمام اضلاع میں E.D.O(R),D.O.R اور D.D.O.(R) کو Price Magistrate کے اختیارات دیئے گئے ہیں جو روزانہ قیمتوں کو چیک کرتے ہیں اور ناجائز منافع خوروں کو موقع پر سزا دیتے ہیں۔ کھانے کی ضروری اشیاء کی ترسیل کو بہتر بنانے، ذخیرہ اندوزی اور بے جا منافع خوری کو روکنے کے لئے ایک ٹاسک فورس بنائی گئی ہے۔ شمالی پنجاب کے لئے جناب ایس اے حمید صاحب کو ٹاسک فورس کا چیئرمین بنایا گیا ہے جبکہ جنوبی پنجاب کے لئے جناب سمیع اللہ چودھری کو چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ یہ ٹاسک فورس روزانہ کی بنیاد پر تمام ضروری اشیاء کی قیمتوں کو monitor کریں گی اور مجوزہ Food stamp scheme کو چلائیں گی۔

ضلعی حکومتیں اور محکمہ صحت بیمار اور لاغر جانوروں کا غیر معیاری اور پانی ملا گوشت فروخت کرنے والوں کا محاسبہ کرتے ہیں اور روزانہ مذبحہ خانوں کا دورہ کرتے ہیں تاکہ ان عناصر کی حوصلہ شکنی ہو۔ پنجاب کے تمام اضلاع میں صارفین کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو قیمتیں کنٹرول کرنے کے لئے ضلعی افسروں کی مدد کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جیسا کہ ہمارے معزز رکن شیخ علاؤالدین صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے اس میں جو از خود نوٹس لینے کی بات کی گئی ہے consumer courts کے حوالے سے تو یہ بالکل واضح ہے کہ صرف عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ کو ہی یہ اختیار ہے کہ وہ از خود نوٹس لے سکتی ہیں اور consumer courts کو یہ اختیار نہ ہے جس کی بابت میں نے تمام تفصیلات ہاؤس میں پڑھ دی ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر خزانہ صاحب بھی اپنی statement جو دے رہے تھے وہ complete کر لیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ڈیزل کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ ڈیزل کی shortage نہ صرف فاضل ممبر نے محسوس کی بلکہ تمام ممبران اور پورا صوبہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ ڈیزل کی shortage ہے اور بعض جگہ پر مطلوبہ ڈیزل کم دیا جاتا تھا۔ اگر کسی کو 20 لٹر چاہئے تو وہ اس کو 10 لٹر اور وہ اس کی قیمت میں بھی زیادہ price charge کر رہے تھے۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے تحقیقات کیں اور پٹرولیم کے وزیر سے میری بات ہوئی اور وزیر خزانہ سے بھی بات ہوئی۔ اس میں جو shortage کی وجہ تھی اس کے تین points سامنے آئے ہیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ حکومت آئل کمپنیز کو جو سبسڈی دے رہی تھی اس کی رقم اتنی زیادہ تھی کہ گورنمنٹ نے اس کی ادائیگی میں تاخیر کی لیکن پچھلے دنوں میں 3 ادائیگیاں کی گئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اب یہ پوزیشن decease up ہو جائے گی۔ تین دن پہلے oil companies کو 20۔ارب روپیہ دیا گیا جبکہ اس سے 10 دن پہلے تقریباً 18۔ارب روپیہ دیا گیا اور اگلے چند دنوں میں oil companies کو 17۔ارب روپے کی مزید ادائیگی ہو جائے گی جس سے oil companies اپنے imports اور cash flow کو بہتر کرنے کی وجہ سے تیل کی سپلائی کو بھی بہتر کر سکیں گی۔

جناب سپیکر! دوسری وجہ یہ تھی کہ جب oil prices اور ڈیزل کی قیمتیں افغانستان میں پاکستان سے زیادہ تھیں تو اس وجہ سے ڈیزل وہاں پر سمگل ہو رہا تھا جس کی وجہ سے بھی یہاں پر shortage آئی۔ تیسری بڑی وجہ یہ تھی کہ پچھلے چند دنوں سے oil اور ڈیزل کی قیمتیں مارکیٹ میں حکومت نے نہیں بڑھائیں اور یہ speculation تھی کہ اگلے چند دنوں میں قیمتیں بڑھ جائیں گی جس سے نہ صرف پٹرول پمپ کے مالک نے storage اور hoarding کی بلکہ ان کے ساتھ

عام investors نے بھی مل کر invest کیا اور hoarding کر رہے تھے جس کے لئے حکومت پنجاب نے ایک وقتی step لیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایسی کمیٹیاں تشکیل دیں جو چھاپے ماریں۔ یہ سارا کام D.C.Os کے سپرد کیا گیا۔ وہ کمیٹیاں نہ صرف لاہور بلکہ پورے صوبے میں چھاپے ماریں گی اور اگر کوئی hoarding کرتا پایا گیا تو اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ میں جناب وزیر اعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت یہ step لیا اور آج صوبے میں کوئی shortage نہیں ہے۔ ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ ہمیں اس سے نجات مل گئی ہے۔

جناب افتخار احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بلوچ صاحب!

جناب افتخار احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کل میرے فاضل دوست الیاس چنیوٹی صاحب نے اپنے والد محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرائی تھی جو پہلے اسمبلی کے ممبر بھی رہے ہیں۔ آج جنگ اخبار میں لکھا ہوا تھا کہ "افتخار احمد خان بلوچ کے والد کی وفات پر ایصال ثواب" تو میری گزارش ہے کہ میرے والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بالکل صحت منداور زندہ حیات ہیں اور میری دعا ہے کہ میری عمر بھی ان کو لگ جائے۔ ویسے بھی ان کا قریبی دوست مجھے بتا رہا تھا کہ وہ دوسری شادی کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ (قہقہہ)
یہ اتنی غلط خبر لکھ دی ہے براہ مہربانی یہ ریکارڈ درست کر لیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر موصوف نے بہت مفصل جواب دیا ہے لیکن میں بات کو مختصر کرتے ہوئے صرف یہ عرض کروں گا کہ اس معزز ایوان میں بیٹھا ہوا اگر کوئی بھی میرا بھائی رکن یہ کہہ دے کہ یہ جتنی کمیٹیاں اور price control committees ہیں ان میں سے آج تک کوئی کامیاب ہوئی ہے تو میں اس پر آج ہرجانہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ ایک اخبار "ڈان" میں ایک کارٹون شائع ہوا تھا کہ ایک قصائی گوشت بیچ رہا ہے اور اس نے بکرے لٹکائے ہوئے ہیں اور ساتھ اس نے ایک گاہک کو بھی الٹا لٹکایا ہوا ہے اور اس سے ایک گاہک پوچھ رہا ہے کہ:

What happened? and he replied that he was asking for the official price.

اس لئے میں نے اس کو پیش کیا ہے۔ جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ یہ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں میں اس سے بالکل متفق نہیں ہوں، عوام کو ان کمیٹیوں سے کوئی سہولت نہیں رہی ہے۔ باقی رہ گئی consumer court کی بات تو اس میں عرض کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا تھا کہ ان کو چاہئے کہ وہ warranty clauses کو ضرور دیکھیں۔ چھوٹے سے چھوٹا manufacturer بھی جو صرف پانچ unit بناتا ہے اس کو بھی اپنی product کی شرم ہوتی ہے۔ اس کی بات بھی سنی جائے کہ وہ اپنی product کے متعلق کیا کہتا ہے، وہ اپنی product کے لئے فرض کریں warranty دیتا ہے چھ مہینے کی اور گاہک اس کے خلاف شکایت کرتا ہے دو سال بعد کہ اس کی product میں یہ نقص آ گیا ہے تو اس کی بات بھی سنی جائے۔ وزیر صاحب نے ڈیزل پر جو اقدامات کئے ہیں میں اس پر حکومت کا شکر گزار ہوں اور جس طرف میں نے توجہ کرائی تھی اور آپ نے مہربانی کی اس سے عوام کو بہت فائدہ ہوگا، پنجاب کو فائدہ ہوگا بلکہ پورے ملک کو فائدہ ہوگا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہمارا ڈیزل یہاں سے سمگل ہو رہا ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ آپ اس کو press نہیں کرنا چاہتے آپ مطمئن ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جی ہاں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ معزز ممبر اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر272 چودھری شوکت محمود بسرا کی طرف سے ہے۔

ہربنس پورہ (لاہور) میں ہزاروں ایکڑ سرکاری اراضی پر لینڈ مافیا (یوسی ناظمین) کا قبضہ اور فروخت

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع ہربنس پورہ لاہور میں 2738 ایکڑ سرکاری اراضی پر علاقے کے ناظم اور بااثر افراد کئی کئی ایکڑ زمین پر قبضہ کر کے غیر قانونی رہائشی کالونیاں تعمیر کر رہے ہیں اور بے گھر مجبور لوگوں سے کروڑوں روپے بٹور رہے ہیں اور اس سلسلے میں محکمہ مال ان کی مکمل سرپرستی اور معاونت کر رہا ہے۔ علاقہ کے چند شرفاء نے قبضہ گروپوں کے خلاف متعدد بار جناب ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن اور چیف سیکرٹری صاحب کو مع سینکڑوں ثبوت درخواستیں ارسال کی ہیں لیکن آج تک قبضہ گروپوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی چونکہ مذکورہ سکیمیں غیر قانونی اور L.D.A سے منظور شدہ نہ ہیں جس کی وجہ سے علاقہ میں پانی کی سپلائی اور سیوریج جیسے سینکڑوں مسائل پیدا ہو گئے ہیں اس لئے عوام میں حکومت اور انتظامیہ کے خلاف شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور شدید نفرت پائی جاتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ مذکورہ رقبہ کو حکومتی دعوے اور پالیسی کے مطابق واگزار کرایا جائے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لا کر غیر قانونی رہائشی کالونیوں کی تعمیر فی الفور بند کروائی جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ہماری حکومت کا یہ نعرہ ہے کہ ہم آٹھ سال میں کرپشن اور لاقانونیت جو ہمارے ملک میں تھی، خاص طور پر صوبہ پنجاب کے سابق حکمرانوں نے جس دیدہ دلیری کے ساتھ ملک کے خزانے کو، پنجاب کے خزانے کو لوٹا ہے اور خاص طور پر لینڈ مافیا نے جس طرح سرکاری اراضی پر قبضہ کیا ہے، میں مبارکباد پیش کروں گا میاں محمد شہباز شریف کو کہ جب ہم پنجاب میں اقتدار میں آئے تو سب سے پہلے انہوں نے ملتان روڈ پر پٹرول پمپ والوں نے سرکاری زمین پر قبضہ کیا ہوا تھا اس کو گرا دیا۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ اربوں روپے کی اراضی ہے وہاں پر ناظمین کیا کر رہے ہیں کہ ایک لاکھ، دو لاکھ روپیہ فی مرلہ وصول کر کے stamp papers پر لوگوں کو قبضے کروا رہے ہیں اور وہ زمین سرکاری ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا واقعہ ہے، وہاں پر تین ہزار ایکڑ اراضی موجود ہے جس پر لاکھوں غریب لوگوں کو بسایا جا سکتا تھا وہاں پر

لینڈ مافیا نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے اگر آج ہم اس جگہ پر ہاتھ نہ ڈال سکے تو پنجاب میں بہت ساری جگہوں پر اسی طرح لینڈ مافیا نے قبضہ کر رکھا ہے، میری گزارش یہ ہے کہ اس پر ایوان میں بحث کی باقاعدہ اجازت دی جائے اور ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس معاملے کی پوری تحقیق کرنے کے بعد ہاؤس کو اس واقعہ کی رپورٹ دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار نمبر 272 کا جو جواب ہمیں موصول ہوا ہے وہ میں ہاؤس میں پڑھ دیتا ہوں۔ موضع ہر بنس پورہ تحصیل لاہور کینٹ ڈسٹرکٹ لاہور کا کل رقبہ 2 ہزار 7 سو 38 ایکڑ ہے جس میں سے 2 ہزار 25 ایکڑ رقبہ سابقہ متروکہ ہے۔ اس زمین کو وقتاً فوقتاً مختلف اشخاص کو الاٹ کیا جاتا رہا ہے۔ اس بابت علاقہ کے مختلف افراد کے درمیان مختلف عدالت ہائے میں مقدمات زیر سماعت ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ جن افراد کو allotments کی گئی تھیں ان میں سے بہت سے افراد کو یہ رقبہ پلاٹ اور کالونی کی صورت میں فروخت کر دیا گیا تھا۔ اس وقت موقع پر 40 سے زیادہ آبادیاں اور ہاؤسنگ کالونیاں موجود ہیں۔ ان آبادیوں کے مکین ان آبادیوں کو کچی آبادیاں منظور کروانے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ آبادیاں ماضی میں قبضوں کا نتیجہ ہیں اور ان میں سے بیشتر آبادیاں L.D.A سے منظور شدہ نہ ہیں۔ نئی حکومت کے آتے ہی غیر قانونی تعمیر کو سختی سے روکا جا رہا ہے اور ایسے تمام سرکاری رقبے جن پر کوئی عدالتی حکم امتناعی نہ ہے کو واگزار کرانے کے لئے رواں مہینے میں اب تک چار آپریشن کئے جا چکے ہیں۔ محکمہ مال نے سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین اور قانونی مالکان میں تفریق کرنے کے لئے اس وقت ایک survey شروع کر دیا ہے جو تقریباً دو ماہ میں مکمل ہو گا۔ بعد ازاں اس survey کی رپورٹ کا جائزہ لے کر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو رپورٹ آئی ہے اس میں یہ چیز عیاں ہے کہ واقعی ہر بنس پورہ کے علاقہ میں کافی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور لینڈ مافیا نے یہاں پر پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی یہ اولین ترجیح ہے اور یہ priority basis پر کام ہو رہا ہے کہ ہم قبضہ گروپوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے اور کسی کو spare نہیں کیا جائے گا اور جو زمینیں سرکاری املاک ہیں وہ سرکار کی تحویل میں واپس آئیں گی اور اس سے

مستفید غریب لوگ ہوں گے اور ان اجارہ داری قائم کرنے والے لٹیروں سے واپس چھینیں گے اور ہم ان کو غریب لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں بسرا صاحب کی تحریک کی تائید کرتا ہوں۔ ان کے خلاف ایکشن ہونا چاہئے۔ اسی سلسلے کی کالونی ہمارے ملتان میں بھی بنائی جا رہی ہے۔ آپ نے شاید پریس میں بھی پڑھا ہو تو اس میں جیسے دوسرے ضلعوں میں صحافیوں کے لئے کالونیاں بنائی گئی ہیں وہاں پر بھی پچھلی گورنمنٹ میں ایک صحافی کالونی کا افتتاح ہوا تھا تو فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم فیز I اور فیز II کے حساب سے تو فیز II کا جب سے انھوں نے اعلان کیا ہے، افتتاح کیا ہے تو اس کی ایوارڈ لسٹ نہیں جاری کی جا رہی۔ یہاں صحافی بھائی بھی بیٹھے ہیں تو ہم اس کالونی کے خلاف نہیں تھے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم صحافیوں کے ساتھ ہیں۔ ایسے کوئی عناصر ہیں جو غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم صحافی کالونی کے حق میں ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ صحافی کالونی کا جلد سے جلد افتتاح کیا جائے، اس کے ترقیاتی کام شروع کئے جائیں لیکن جو بات اس میں آڑے آ رہی ہے وہ صرف اور صرف محکمہ مال کی طرف سے ایوارڈ لسٹ جاری نہیں کی جا رہی تو میری اس ایوان کے توسط سے گزارش ہے کہ فاطمہ جناح فیز II کی ایوارڈ لسٹ جاری کی جائے اور صحافی کالونی کا ترقیاتی کام جلد سے جلد شروع کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ پہلے اس مسئلے کو تو ختم ہو لینے دیں، جی، بسرا صاحب!

CH. SHAUKAT MEHMOOD BASRA(Advocate):Mr. Speaker! I am not satisfied with the answer of my honourable minister. گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اس بات کو خود admit کیا ہے کہ There are lot of irregularities in Herbuns Pura میری گزارش یہ ہے کہ جب اس بات کو انہوں نے اپنی بات میں admit کیا ہے تو کس طرح ہو گیا؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس بات کو ensure

کرتے ہیں، راجہ ریاض احمد صاحب ہمارے سنیئر وزیر بیٹھے ہیں، میں ان کی اس بات پر توجہ بھی ضروری چاہوں گا کہ چونکہ ہمارا عزم، ہمارا اعلان، ہمارا manifesto یہ ہے کہ ہم ان کی کرپشن کو عیاں کریں گے، جب تک اس ہاؤس میں اس پر debate نہیں ہوتی، جب تک اس کو اس ہاؤس میں open نہیں کیا جاتا تو صرف یہ بات کہنے سے کہ ہم اس کو open کر رہے ہیں ہم آپ کو redress کریں گے تو اس سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اربوں روپے کی property ہے جو لاہور کے دل میں واقع ہے اور اس کو صرف یہ کہہ کے نمٹا دینا جبکہ ان کے answer میں یہ بات موجود ہے، میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ وہاں کے ایک ناظم نے سابق پردھان منتری صاحب سے "ہربنس پورہ" میں سکول کے نام پر جگہ الاٹ کروائی اور وہاں پر مارکیٹ تعمیر ہے۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ اگر ہم لوگوں نے بھی ایکشن نہیں لینا تو جیسے ایک شاعر نے عرض کیا ہے کہ:

ادھر ادھر کی تو بات نہ کر مجھے یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

جناب سپیکر! میں اس میں صرف گزارش یہ کروں گا کہ اس پر مکمل طور پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے، راجہ ریاض صاحب ہمارے سینئر منسٹر ہیں، فاروق گھر کی صاحب کا علاقہ ہے اور مائیکل صاحب جو ہمارے معزز منسٹر ہیں ان کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ وہاں پر کرسچئن کمیونٹی بہت زیادہ ہے۔ انہی کے گھروں پر قبضہ کیا گیا ہے، انہی کی کالونی تھی جو ان کو بنا کر دینی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تو مائیکل صاحب سے یہ توقع تھی کہ وہ آپ کو خود request کریں گے کہ فی الفور اس کے اوپر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کے اوپر فی الفور کمیٹی تشکیل دی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: Minister Concern!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے ابھی جو جواب پڑھا ہے، میرے معزز رکن نے شاید اس پر غور نہیں کیا کہ "رواں مہینے میں لینڈ مافیا کے خلاف چار آپریشن ہو چکے ہیں اور اس پر پہلے ہی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہوئی ہے جو کہ اپنا سروے دو مہینوں میں مکمل کرے گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں اور معزز رکن اس پر force کر رہے ہیں تو ہاؤس میں ایک کمیٹی بنا دیں جو اس معاملے کو take up کرلے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ میں بھی اخبارات میں پڑھتا رہتا ہوں اور دونوں طرف کے لیڈران کے بیانات بھی میں پڑھتا رہتا ہوں، اس کے اندر جو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اندھے انتقام کی بات نہیں ہو رہی، rules of law کی بات ہو رہی ہے اور میرے خیال میں جو یہ حکومت ہے، منسٹرز اور سینئر منسٹر بیٹھے ہیں وہ rules of law کی بات کرتے ہیں، یہ نہیں کہتے کہ ہم اندھا انتقام لیں گے، آپ جو کہہ رہے ہیں کہ انتقام، اس کو ذرا تھوڑا سا آپ دیکھ لیجئے گا اور جہاں تک آپ کی تحریک التوائے کار کے redressal کی بات ہے تو اس پر چونکہ حکومت کی طرف سے اب یہ statement آچکی ہے کہ اس پر کمیٹی بنا دی جائے تو minister concern سے ہی میں کہوں گا کہ وہ consult کر کے کمیٹی کی جو formation ہے وہ بتا دیں، وہ ہاؤس میں announce کر دی جائے گی اور پھر اس پر کارروائی کر لی جائے گی۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا منور غوث!

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم لوگ ان کا احتساب نہیں کریں گے تو پنجاب کے دس کروڑ عوام ہمارا گریبان پکڑیں گے، میں نے "انتقام" کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا، "احتساب" کا کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ، ٹھیک ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ ایک بڑا اہم issue ہے اور پورے پنجاب میں تقریباً ہر تحصیل level تک یہ قبضہ مافیا لوگوں کو oblige کرنے کے لئے اربوں روپے کی پنجاب حکومت کی زمین پر قبضہ کرا چکا ہے۔ آپ نے اور منسٹر صاحب نے مہربانی کی ہے اور revenue minister آج موجود نہیں ہیں لیکن میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ ساتھ یہ ضرور کہیں کہ پورے پنجاب میں کارروائی کریں اور revenue minister دو ماہ بعد جب اجلاس ہو تو اس کی رپورٹ پیش کریں کہ انہوں نے پورے پنجاب میں کیا کارروائی کی ہے؟ اس کی مکمل رپورٹ ہاؤس

میں پیش کی جائے تاکہ پنجاب کی پوری عوام کو پتا چلے کہ پچھلی حکومت نے کہاں کہاں اربوں روپے کی کرپشن کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، رانا غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں نے چند روز پہلے بھی اپنے اس معزز ایوان کی وساطت سے آپ کی اور حکومت کی توجہ چاہی تھی کہ اس وقت پنجاب کی جو شوگر ملیں ہیں انہوں نے پچھلے سال کی جو گنے کی payment ہے وہ ابھی تک زمینداروں کو ادا نہیں کی۔ ہمارے سرگودھا میں چشتیاں شوگر مل ہے، نیشنل شوگر مل ہے اور پاڑیانوالی شوگر مل ہے، اس کے علاوہ یوسف شوگر مل ہے اور نون شوگر مل ہے۔ نون شوگر مل والوں نے اپنی payment clear کر دی ہے لیکن جو باقی چار ملیں ہیں انہوں نے زمینداروں کی payment ابھی تک کروڑوں روپیہ دبائی ہوئی ہے جس کی وجہ سے روزانہ زمیندار، جو غریب کاشتکار ہیں، جو کھاد کے لئے اور نہری پانی کے لئے بھی ترس رہے ہیں کیونکہ نہروں میں نہری پانی کا فقدان ہے اور نئی فصل کے لئے کھاد کے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں تو میں نے گزارش کی تھی کہ اس پر کوئی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ گورنمنٹ اس معاملہ کو urgent bases پر take up کرے لیکن ابھی تک اس پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ آج بھی میری یہ humble submission ہے کہ یہ چونکہ معاملہ بڑا اہم نوعیت کا ہے اور اس پر زمیندار پس رہا ہے، پورا سال اس نے محنت کی ہے، گنا کاشت کیا ہے، اس کو پانی لگایا ہے، اس کو کھادیں دی ہیں، اپنی رات کی نیند اس نے خراب کی ہے اور فصل کو مل تک لے کر گیا ہے، اس کی حق حلال کی کمائی کو یہ بڑے سرمایہ دار کیوں دبا کر بیٹھے ہیں؟ ہماری یہ گزارش ہے کہ فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور مل والوں سے رابطہ کر کے غریب کسانوں کے پیسے فوری طور پر ان کو دلوانے کا اہتمام کیا جائے اور اس کمیٹی کو یہ حکم دیا جائے کہ آئندہ آنے والے اجلاس میں، next week میں آپ کو اپنی progress رپورٹ پیش کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کے بارے میں صبح ہی آپ کے آنے سے پہلے بڑی بات ہو چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر فنانس نے اس کے اوپر جو wind up speech کی تھی اس میں بھی یہ بات کی تھی اور آج بھی بڑی تفصیلی بات ہوئی ہے تو اس کے اندر آپ منسٹر فنانس سے ان کے چیمبر میں مل لیں اور جو بھی معاملات ہیں، مطلب اس پر اگر آپ چاہتے ہیں تو وہ ہاؤس میں لے آئیں، اس پر ہم بالکل کارروائی کریں گے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے یہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ penal clauses میں fall کرتا ہے It amounts to breach of trust punishment under section 406 ویسے تو پورا پاکستان ہی زرعی ملک ہے لیکن بالخصوص پنجاب کے لوگوں کا major source of income زرعی اجناس اور زرعی فصلات ہیں لیکن میں اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج تک کوئی ایک instance بتادیں کہ شوگر ملز والوں نے payments نہ کی ہوں تو ان کو کوئی penalty impose کی ہو۔ یہ جو کین شوگر ٹیکس وغیرہ ہیں میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف زمینداروں کا استحصال ہو رہا ہے بلکہ ہمارے لئے بھی شرمناک ہے کہ ہم ان حلقوں سے آتے ہیں جہاں زمیندار لوگ رہتے ہیں، جہاں غریب کسان رہتے ہیں، وہ لٹتے جا رہے ہیں لیکن ان کا کوئی پُرسان حال نہیں اور ہم اتنے بے بس ہیں کہ ہم کوئی enactment بھی نہیں کرتے۔ اگر کوئی ایک شوگر مل لگاتا ہے تو وہ دو سال بعد دو شوگر ملیں لگا لیتا ہے لیکن وہ دو دو، چار چار سال زمیندار کو payments نہیں کرتے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کم تولتے ہیں اس سال جس طرح شوگر ملز والوں نے لوٹا ہے پہلے تو یہ کم تولتے ہیں پھر اس میں deduction کرتے ہیں کہ less content of sugar اب بتائیں کہ جب گنے میں content of sugar بڑھ جاتا ہے تو کیا اس وقت یہ زمیندار کو زیادہ payment دیتے ہیں؟ انہوں نے 50/60 فیصد deduction بھی کی ہے اور لوگوں کو ذلیل بھی کیا ہے۔ اب دیکھیں کہ یہ payment نہیں کر رہے۔ کیا کوئی قانون ہے؟ جناب! قانون تو 101 ہیں لیکن جب سے پاکستان بنا ہے مجھے ایک instance بتادیں کہ ان پر کوئی penalty impose کی ہو اگر نہیں تو پھر ہم اس ہاؤس میں کس لئے بیٹھے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ میں صرف اتنی بات کروں گا۔

جناب جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں ابھی بجٹ پیش ہونا ہے اور آج میں نے zero our رکھا ہوا ہے اور سب ممبران کو ٹائم ملے گا۔ جی، متعلقہ وزیر صاحب!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): شکریہ۔جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ شوگر کین کے بارے میں کافی دیر سے بحث چل رہی ہے۔میں اسی انتظار میں تھا کہ یہاں ایک تحریک التوائے کار آئی ہوئی تھی، میرا خیال تھا کہ میں اس پر ساری تفصیلی رپورٹ پیش کر دوں گا۔بہر حال یہ نہیں آئی تو ہم نے بار بار اسی چیز کو بحث کا حصہ بنایا ہوا ہے۔واقعی یہ ایک serious issue ہے جو عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے اور ہم نے پچھلے پندرہ دنوں میں کچھ payments کروائی ہیں۔میرے پاس ساری تفصیل موجود ہے۔جہاں پر مسائل ہیں معزز ممبران انھیں مزید identify کر دیں ہم ان مسائل کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔اس موضوع پر جو صاحبان دلچسپی لیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اس issue کو فوری طور پر resolve ہونا چاہئے وہ اجلاس کے بعد میرے ساتھ چیمبر میں بیٹھ جائیں تو ہم اسے فوری نوعیت کے تحت حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔میرے پاس اس کی بہت ساری تفصیلات موجود ہیں لیکن جب تحریک التوائے کار نمبر 293 آئے گی تو میں وہ اس وقت پیش کروں گا۔میں اس کی وضاحت اس لئے کرنا ضروری سمجھتا تھا کہ بار بار اسی موضوع پر بحث ہو رہی ہے۔واقعی یہ اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اور میں ان کو brief کر دوں گا۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: معزز اراکین سے میری گزارش ہے کہ صبح بھی اس پر بحث ہوئی ہے آپ کے بڑے valid points ہیں، گزارش صرف اتنی ہے کہ پہلے آپ متعلقہ وزیر صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کر لیں اس کے بعد اگر آپ کمیٹی بنوانا چاہتے ہیں یا جو بھی چاہتے ہیں تو انشاء اللہ آپ کے ساتھ پوری بات ہو گی۔پلیز دو منٹ بیٹھیں، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ابھی ہمیں کارروائی مکمل کر لینے دیں اس کے بعد zero hour رکھا ہوا ہے آپ جتنی بات کرنا چاہیں گے کریں لیکن پہلے ایجنڈے کو مکمل کر لیں۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے عرض کرنا چاہتا ہوں۔میں نے چند دن پہلے بھی اس معزز ایوان میں عرض کیا تھا کہ وزیر اعظم صاحب نے صدر کو سمری بھیجی ہے کہ سزائے موت کو commute کر دیا جائے اور اس میں کوئی exemption بھی نہیں رکھی کہ چلو یہ ڈکیٹ، گینگ ریپ یا دہشت گردی کے cases ہیں انھوں نے تو across the board A to Z کہا ہے کہ سب کو معاف کر دیا جائے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کے حقوق سے کھیلنے کے مترادف ہے اور Arbitrary exercise of the discretion in Prime Minister and on the part of Federal Government ہے جو کہ

کسی طرح بھی آئین اور قانون کے مطابق نہیں ہے۔وزیر قانون تشریف فرما نہیں ہیں۔میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ حکومت پنجاب دیکھے کہ پہلے امن و عامہ کی کیا صورتحال ہے اور میری معلومات کے مطابق حکومت پنجاب نے ابھی تک یہ take up نہیں کیا۔پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک فیصد cases میں بھی death penalty impose نہیں ہوتی اور اگر خدا خدا کر کے لوگوں کو انصاف ملتا ہے اور امن عامہ کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر پھر بھی اسے commute کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کے حقوق سے کھیلنے کے مترادف ہے۔لہذا میں آپ کی وساطت سے انتہائی احترام سے عرض کروں گا کہ حکومت پنجاب یہ معاملہ وفاقی حکومت کے ساتھ take up کرے اور یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ اس طرح تو anti-state elements جو criminals ہیں وہ مزید encourage ہوں گے۔یہی میری استدعا تھی۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ہم جو بار بار rules and procedure کی بات کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی میں lawyers کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جب کل میں نے ایک اعلان کر دیا تھا کہ ہم نے آج کے دن zero hour کر دیا ہے اور تمام معزز ممبران کو ٹائم ملے گا لیکن ہم نے rules کو بھی follow کرنا ہے لہذا اس وقت تحریک التوائے کار پر بات ہو رہی ہے پہلے اسے کر لیں اور ایجنڈے کے مطابق جتنا باقی business ہے اسے کر لیں اس کے بعد ہم باقی معاملات پر بات کریں گے۔اب ہم تحریک التوائے کار نمبر 273/08 لیتے ہیں۔یہ تحریک التوائے کار چودھری ظہیر الدین، محترمہ ماجدہ زیدی اور جناب محمد محسن خان لغاری کی طرف سے ہے چونکہ movers are not present in the House لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

سردار عامر طلال گوپانگ

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیمo معزز اراکین کی جانب سے کل 9 رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔پہلی درخواست سردار عامر طلال گوپانگ، ایم پی اے، پی پی۔261 کی جانب سے ہے انھوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Humbly requested that I could not attend the Assembly Session on Friday and Saturday due to personal reason. So, please, accept my leave for two days that is 10th and 11th April, 2008.

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

کرنل(ریٹائرڈ) محمد عباس چودھری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار کرنل(ریٹائرڈ) محمد عباس چودھری ایم پی اے، پی پی۔134 نارووال کی جانب سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

I intend to proceed to U.S.A for attending graduation ceremony of my son Aatif Abbas studying in Willams College. Therefore, it is requested that I should be granted ex-Pakistan leave from 25th May to 15th June 2008.

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

" مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)، ایم پی اے، پی پی۔165 شیخوپورہ کی طرف سے موصول ہوئی ہے اس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ بندہ عمرہ شریف کی ادائیگی کے سلسلہ میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔ اس لئے مورخہ 6اور 7۔جون 2008 کو اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ میری دو یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

محترمہ فوزیہ بہرام

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار محترمہ فوزیہ بہرام، ایم۔پی۔اے، W-333 کی طرف سے موصول ہوئی ہے جس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ درخواست گزار کو قومی وفد کے ہمراہ مورخہ 25۔جون 2008 کو ملک سے باہر جانا ہے جس کے انتظامات کے لئے مورخہ 19۔جون 2008 کو مجھے ضروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد جانا ہے۔ لہذا مجھے مورخہ 19۔جون 2008 کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

صاحبزادی نرگس ظفر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار صاحبزادی نرگس ظفر ایم۔پی۔اے، W-331 کی طرف سے مورخہ 14۔جون 2008 کو موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ 16۔جون 2008 کو بجٹ اجلاس متوقع ہے جس میں ناسازی طبیعت کی بناء پر میں اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ ڈاکٹر نے مکمل طور پر آرام کا مشورہ دیا ہے، مہربانی فرما کر میری ایک ماہ کی رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

محترمہ فوزیہ بہرام

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فوزیہ بہرام، ایم۔پی۔اے، W-333 کی طرف سے مورخہ 24جون2008 کو موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"جیسا کہ درخواست گزار نے پہلے بھی ایک یوم کی رخصت لی تھی۔ اب سائلہ قومی وفد کے ہمراہ یورپ کے دو ممالک میں قومی نمائندگی کے لئے جارہی ہے اور مزید سیشن attend کرنے سے قاصر ہے۔ سائلہ کو بقایا سیشن کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف، ایم۔پی۔اے پی پی۔123 سیالکوٹ کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"تحریراً اطلاع دی جاتی ہے کہ فیملی میں ایمرجنسی کی وجہ سے 21جون تا 26جون2008 تک جاری سیشن میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ مذکورہ بالا ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

ڈاکٹر اشرف چوہان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر اشرف چوہان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔92 گوجرانوالہ کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"I have suddenly started feeling un-well Therefore, I have to proceed to London for investigation and possible treatment on my own expenses. While I will try to return as soon as possible. At this point, however, I wish to apply for sick leave with immediate effect."

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

رانا محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا محمد افضل خان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔66 فیصل آباد کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Due to pressing family matters, I request leave for 27th June, 2008."

جناب قائم مقام سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور کی گئی)

سرکاری کارروائی

ضمنی مطالبات زر برائے سال 2007-08 پر بحث

اور رائے شماری

جناب قائم مقام سپیکر: اب آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل کارروائی ہے۔

(1) ضمنی مطالبات زر برائے سال 2007-08 پر بحث اور رائے شماری۔

(2) منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2007-08

مطالبہ زر نمبر 1

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 1 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 71ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

ملک نوشیر خان لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہمارے ان ضمنی مطالبات زر پر بڑے تحفظات ہیں۔ ہمیں اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے، ہمیں سنا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان ضمنی مطالبات زر پر بات کرنے کے لئے کل کا time تھا۔ You should have to be here.

ملک نوشیر خان لنگڑیال: جناب سپیکر! ہم سابق حکمرانوں کی اس لوٹ مار کے اندر شامل نہیں ہونا چاہتے۔ ہمیں اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی مخالفت میں "ناں" کہہ دیں۔ آپ کے پاس ووٹ کا اختیار ہے۔

ملک نوشیر خان لنگڑیال: سابق حکمران اس صوبہ پنجاب کو لوٹ کر کھا گئے ہیں۔ میں ان کی لوٹ مار کو ایک ایک کر کے ہاؤس میں بیان کروں گا تو ان لوگوں کا ضمیر جاگ اٹھے گا۔ آپ مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیں یا پھر میں اس کارروائی کا حصہ نہیں بنوں گا۔ میں walk out کر جاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہاں پر سارے زندہ ضمیر والے بیٹھے ہیں۔آپ تشریف رکھیں اور ہمیں کارروائی کو آگے چلانے دیں۔

ملک نوشیر خان لنگڑیال: میں اس ضمنی بجٹ کو پاس کرنے کے حق میں نہیں ہوں لہذا میں ہاؤس سے walk out کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ملک نوشیر خان لنگڑیال ہاؤس سے واک آوٹ کر گئے)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 2 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک ضمنی رقم جو 10 کروڑ 10 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "ایک ضمنی رقم جو 10 کروڑ 10 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب یہ کارروائی ہو رہی ہو تو اس کے اندر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ملک نوشیر صاحب واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ مہربانی کر کے کسی کو بھجوائیں کہ انہیں واپس لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: طاہر محمود صاحب، افتخار بلوچ اور ملک ندیم کامران صاحب جائیں اور معزز رکن کو ہاؤس میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)، افتخار احمد خان اور وزیر خوراک (ملک ندیم کامران) معزز رکن کو ہاؤس میں واپس لانے کے لئے ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 3 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 20 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 20 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 5 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 23 کروڑ 16 لاکھ 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو23کروڑ16لاکھ 50ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30جون2008کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر6

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر6 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ98لاکھ 67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2008کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو13کروڑ98لاکھ 67ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 7 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 38 کروڑ 71 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 38 کروڑ 71 لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 92 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 92لاکھ 34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر9 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب92 کروڑ 37 لاکھ 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب92 کروڑ 37 لاکھ3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہونا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب والا! ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب والا! چودھری پرویز الٰہی صاحب کی جتنی corruption ہے اسے یہ House اس وقت پاس کر رہا ہے اور یہ اتنا important matter ہے جو اس وقت ہم پاس کر رہے ہیں اور اس وقت میرے خیال میں ہاؤس کا کورم بھی پورا نہیں ہے اور ہم اربوں روپے کا بجٹ پاس کر رہے ہیں۔ اتنے اربوں روپے اس وقت منظور ہو رہے ہیں، اس کو آپ دیکھ لیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ House کے اندر اب کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے سیکرٹری اسمبلی گنتی کر کے بتائیں کہ کورم ہے یا نہیں؟

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اس مرحلہ پر معزز رکن ملک نوشیر خان لنگڑیال واک آؤٹ ختم کر کے ہاؤس میں واپس تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی میں لنگڑیال صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اپنے معزز ممبران سے انتہائی مودبانہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک اتنی important کارروائی ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اگلے پورے سال کی کارروائی بھی چلانی ہے اور سارا کچھ کرنا ہے اور یہاں پر اگر اس کارروائی کو مذاق بنایا جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح اس اسمبلی اور ایوان کا تقدس مجروح ہو گا۔ میری معزز ممبر سے بھی یہ گزارش ہے کہ جنہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے اگر وہ گنتی کر کے نشاندہی کرتے تو پھر اور بات تھی۔ یہاں پر کورم پورا ہے اب کارروائی کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال 08-2007 پر بحث
اور رائے شماری

(۔۔۔جاری)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 10 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 34 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 34 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 11 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 75 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر
اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" ایک ضمنی رقم جو 75 لاکھ 47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو
ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2008 کو ختم ہونے والے
مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر
اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 12 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 65 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو
ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2008 کو ختم ہونے والے
مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر
اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 65 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو
ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2008 کو ختم ہونے والے
مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر
اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر13

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر13 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو67لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو67لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " امداد باہی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر14

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر14 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو63کروڑ38لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 63 کروڑ 38 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 15 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 41 کروڑ 37 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 41 کروڑ 37 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 16 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 29 لاکھ 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 29 لاکھ 10 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 17

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 17 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 24 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 24 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 18

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 18 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 35 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 35 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 19 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 75 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2کروڑ75 لاکھ 94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 20 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 95کروڑ39 لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 95کروڑ39 لاکھ 24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 21 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 24۔ارب 87 کروڑ 90 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 24۔ارب 87 کروڑ 90 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 22 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 23 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 30 کروڑ 46 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 30 کروڑ 46 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 24

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 24 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 54 کروڑ 92 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات وآبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 54 کروڑ 92 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات و آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 25 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

''ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 26

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 26 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

''ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

''ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر27 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر28

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر28 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 29 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 30 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 31 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدز "راعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 32 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 33 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 34 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 35

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ نمبر 35 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

محترمہ عارفہ خالد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! جب سے ہم خواتین نے "ہاں" شروع کی ہے آدمیوں نے "ہاں" بند کر دی ہے۔ صرف خواتین "ہاں" کر رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دونوں طرف سے "ہاں" ہونی چاہئے۔ (قہقہے)

سید ناظم حسین شاہ: یہ صرف بجٹ کے لئے "ہاں" ہے کسی اور چیز کے لئے "ہاں" نہیں ہے۔ (قہقہے)

مطالبہ زر نمبر 36

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 36 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 37

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 37 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 38 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 39

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 39 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2008 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR. ACTING SPEAKER: Now Minister for Finance to lay the supplementary schedule of authorize expenditure for the year 2007-2008.

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 08-2007 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I lay the supplementary schedule of authorize expenditure for the year 2007-2008.

MR. ACTING SPEAKER: The supplementary schedule of authorize expenditure for the year 2007-2008 has been laid.

شکریہ۔ منسٹر صاحب! جس طرح کل میں نے معزز ممبران سے کہا تھا کہ میں نے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بحث کے لئے zero hour کر دیا ہے۔ اب وہ ممبران جو بحث کرنا چاہتے ہیں، میں نے کہا تھا کہ وہ سیکرٹری اسمبلی کو اپنے نام نوٹ کرا دیں، وہ نوٹ ہو گئے تھے، ان کو اب اسی لسٹ کے مطابق موقع ملے گا۔ اس میں وہ ممبران جو پہلے بات کر چکے ہوئے ہیں ان کو ہم پہلے preference نہیں دیں گے۔ وہ ممبران جنہوں نے ابھی تک بات نہیں کی ان کو preference دی جائے گی۔ اس میں جو ہم نے rule رکھا تھا کہ پانچ منٹ کا ٹائم ہوگا، پانچ منٹ پر پہلی bell بجے گی، اس کے دو منٹ بعد پھر bell بجے گی اور محترم ممبر کا mike بند کر دیا جائے گا تاکہ تمام ممبران یہاں پر بات

کر سکیں۔ اب میں اس بحث کا آغاز کرنے کے لئے جناب کرم الٰہی بندیال سے گزارش کروں گا کہ وہ بات کریں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے آج ایوان کے شروع ہونے سے 18 گھنٹے پہلے ایک تحریک التوائے کار جمع کروادی تھی۔ میرے خیال میں تو اس تحریک کو ایوان میں بحث کے لئے پیش ہونا چاہئے تھا۔ اس کا کیا بنا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (ڈاکٹر اسد اشرف) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! سپیکر صاحب یہ فیصلہ کرکے جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ بہر حال میں نے ایک تحریک التوائے کار بابت کرپشن سنٹرل جیل فیصل آباد کے بارے میں آج ایوان کے شروع ہونے سے تقریباً 18 گھنٹے پہلے جمع کرائی تھی وہ اس ایوان میں پیش نہیں کی گئی یا مجھے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں اس کے بارے میں جاننا چاہوں گا کہ یہ جیلیں عقوبت خانے ہیں یا جانوروں کے باڑے؟ میں نے اس پر بہت مفصل بات کرنی تھی لیکن مجھے حیرت ہے کہ مجھے پیش کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: آپ کی تحریک اگر under process ہے تو انشاء اللہ اس پر بات ہوگی۔

میاں محمد رفیق: اگر under process بھی تھی تو پھر بھی مجھے بتایا تو جاتا کہ یہ under process ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ سکینہ صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین: جناب چیئرمین! آپ اس معزز کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میرا اور آپ کا درد مشترک ہے۔ پی پی۔137 اور 138 جو لاہور میں شامل ہوتے ہوئے ٹول ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ آپ تو لاہور میں رہتے ہیں لیکن ہم لوگ شاہدرہ میں رہتے ہیں یا تو ٹول ٹیکس کو شیخوپورہ حدود میں لے جایا جائے یا ٹول ٹیکس ہمارے حلقے پی پی۔137 اور 138 کے جو صارفین ہیں ان کو free قرار دیا

جائے۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کی تھی اور چونکہ آج میں نے آپ کو اس کرسی پر بیٹھے دیکھا تو میں نے سوچا کہ دردِ مشترک ہے لہذا آپ اس بات پر غور طلب کر کے عملدرآمد فرمائیں۔

جناب چیئرمین: میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ پچھلی اسمبلی میں سمیع اللہ خان صاحب پی پی۔137 کے ہمارے colleague ایم۔پی۔اے تھے اور میں نے ایک قرارداد متفقہ طور پر پنجاب اسمبلی میں منظور کروائی تھی، چونکہ یہ صوبائی دائرہ اختیار میں نہیں ہے اور یہ N.H.A کے تحت تھا تو پنجاب اسمبلی کی قرارداد وہاں کے چیئرمین کے پاس گئی لیکن آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دور میں جس طرح کام ہوتے تھے تو وہیں پر وہ kill ہو گئی۔اب چونکہ اس وقت تک وہاں کے لوگوں کے مفاد کے لئے بات نہیں اٹھائی گئی۔انشاء اللہ اس دفعہ پھر ہم یہ کام کریں گے کیونکہ یہ شاہدرہ کے رہائشیوں کا حق ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں آپ کو اس سیٹ پر بیٹھنے کی مبارکباد دیتی ہوں۔کل جج کے حوالے سے کی جانے والی بات پر آج "نوائے وقت" نے دو کالمی خبر لگائی ہے۔جس پر میں شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن میں یہ بھی وضاحت ضروری سمجھتی ہوں کہ اخبار میں میرا نام رفعت سلطانہ ڈاہا لکھا ہوا ہے جبکہ میرا نام رفعت سلطانہ ڈار ہے براہ مہربانی اس کو درست کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! ہمارے ریکارڈ میں آپ کا یہی نام ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔یہ آپ صحافیوں سے استدعا کریں کہ وہ آئندہ جب لکھیں تو آپ کا نام ٹھیک لکھیں۔اب میں جناب کرم الٰہی بندیال کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

بجٹ برائے سال 09-2008 پر بحث

جناب کرم الٰہی بندیال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! بہت شکریہ۔میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ بجٹ پر تقاریر کا موقع تو اس وقت نہیں ملا لیکن چلیں دیر آید درست آید۔میں وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ صاحب کو اس وقت مبارکباد دوں گا انشاء اللہ جس وقت یہ سارا کچھ عوام تک deliver ہو جائے گا۔

میری گزارش یہ ہے کہ میرے ضلع میں تحصیل قائد آباد کا notification پچھلی حکومت نے کر دیا ہے لیکن وہاں پر حکومت نے آفیسروں کے لئے کوئی کمپلیکس کا بندوبست کیا ہے اور نہ ہی وہاں آفیسر تعینات کئے گئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اس کا فی الفور انتظام کیا جائے تاکہ عوام تک ان کی رسائی ہو سکے اور ان کے جو کام ہیں وہ اپنی تحصیل میں حل ہو سکیں۔

میری گزارش یہ ہے کہ میرے علاقہ میں کچھ سکول ہیں جو up gradation کے مراحل سے گزر رہے ہیں، مہربانی فرما کر وہاں چونکہ مڈل سکول کے لئے چار کنال کا رقبہ درکار ہوتا ہے تو میری جناب سے درخواست ہے کہ اس میں دو کنال پر اگر اکتفاء کر لیا جائے اور عمارتیں ڈبل سٹوری بنا دی جائیں تو بہتر ہو گا، چونکہ شہروں میں ایسا ہو جاتا ہے اس لئے میری مدد فرمائی جائے۔ میرے علاقہ مٹھ ٹوانہ میں بوائز اور گرلز ڈگری کالج ہونا چاہئے کیونکہ پندرہ، بیس کلو میٹر تک بچے اور بچیاں اپنی مدد آپ کے تحت جاتے ہیں۔ قائد آباد تحصیل میں سپیشل ایجو کیشن کے لئے فنڈ کا اجراء فرمایا جائے۔

میری آپ سے یہ بھی گزارش ہو گی کہ محکمہ بلدیات نے عوام کا جینا بہت ہی خراب کیا ہوا ہے اور اس نظام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مشرف کے ساتھ چلے جانا چاہئے۔ میرے خیال سے ڈپٹی کمشنر کا نظام بہت ہی بہتر تھا، اس کو دوبارہ سے بحال کیا جائے اور میری جناب سے گزارش ہے کہ اے۔ڈی۔پی جو ضلع میں بنتی ہے اس پر بھی ایم۔پی۔اے صاحبان کا اتنا ہی حق بنتا ہے جتنا ضلع کونسل کے لوگوں کا تو مہربانی فرما کر اس میں بھی ہمیں اپنا share دیا جائے۔

وزیر خزانہ سے ایک گزارش یہ بھی ہے کہ ہمارے علاقے سے ریلوے لائن گزر رہی ہے اور ریلوے لائن کے اطراف میں جو ہمارے چکوک ہیں یا ڈیرہ جات ہیں، جب گنے کا سیزن ہوتا ہے تو ریلوے ان کو بند کر دیتا ہے، میری گزارش ہے کہ وہاں پر پھاٹکیاں لگائی جائیں اس پر اتنا زیادہ خرچ بھی نہیں آتا۔ اگر وہ ہمارے فنڈ سے بھی بنائی جائیں تو میں دینے کو تیار ہوں۔ وہاں بوتالا یونین کونسل سے لے کر بندیال تک جتنے بھی ریلوے کراسنگ ہیں ان کو کھولا جائے۔

جناب سپیکر! صحت کے بارے میں میری ایک گزارش ہو گی کہ تھیلیسیمیا ایک بیماری ہے جو بہت ہی موذی مرض ہے اور یہ عام طور پر ان بچوں کو ہوتی ہے جہاں cousins marriages ہوتی ہیں چونکہ مجھے زیادہ اتفاق ان ہسپتالوں میں جانے کا ہوتا ہے اس لئے کہ میرا بیٹا بھی اسی مرض میں مبتلا ہے۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہاں جتنے بھی لوگ جاتے ہیں وہ انتہائی غریب

لوگ ہوتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہر تحصیل یا کم از کم ضلع کی سطح پر اس bloodکا اور جو اس کی ادویات ہوتی ہیں، blood لگ کر بچوں میں iron level بڑھ جاتا ہے، اس ironکو ختم کرنے کے لئے desfrol injection اور feryproxگولیاں ہیں جو کہ بہت مہنگی ہیں وہ غریب آدمی کی پہنچ میں نہیں ہوتیں۔ مہربانی فرما کر جس طرح ہیپاٹائٹس کے بارے میں کیا جارہا ہے اس میں بھی مفت دوائی دی جائے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ لوگوں کو کم از کم اس کے بارے میں بتایا جائے۔ چونکہ جن والدین کے خلئے ملتے ہیں یا جن کے خون میں کوئی ایسے symptom ہوتے ہیں ان کے ہر pregnancyمیں 25 فیصد چانس ہوتا ہے کہ آپ کا بچہ abnormal ہو۔ چونکہ ہمارے علاقے میں awarenessنہیں ہے اور رحیم یار خان سے بھی لوگ لاہور آتے ہیں۔ چونکہ اس کو whole bloodنہیں لگتا۔ میں چونکہ ٹیکنیکل بندہ نہیں ہوں۔ وہ bloodکو کسی مشین میں تیار کرتے ہیں تو تب جا کر pack cellتیار ہوتے ہیں اور وہ اس کو لگتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو بتا دیتا ہوں اس کو electro pharosesکہتے ہیں، اس میں cellاور پلازما علیحدہ کرتے ہیں۔

جناب کرم الٰہی بندیال: مہربانی۔ جناب چیئرمین! اب چونکہ bell بج چکی ہے اس لئے میں زراعت کے حوالے سے کچھ عرض کروں گا کہ چونکہ flat rateآبیانہ پر کمیٹی معرض وجود میں آ رہی ہے تو یہ بہت بڑا ظلم ہے flat rateآبیانہ کو ختم ہونا چاہئے۔ وہاں پر سکارپ ہڈالی سب یونٹ کا ایک پروگرام دیا گیا تھا اس پر 71 ٹربائنیں لگی تھیں اور وفاقی حکومت کے فنڈ سے 651.5 ملین روپے لگے تھے لیکن وہاں سے ٹربائنیں بھی چوری ہو گئیں اور ٹیوب ویل بھی ختم ہو گئے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وہاں مٹھہ ٹوانہ drainکے نام سے ایک drainتھی جس میں سے وہ پانی جاتا تھا وہ بند پڑی ہے۔ اگر وہ بھی کھل جائے تو کم از کم وہ جو سیم ہے جو لوگوں کے چولہوں میں چلی گئی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ اس معاملے پر میں نے پہلے بھی درخواست دی ہے liningکے لئے تاکہ ہماری نہریں پختہ ہو جائیں تو شاید سیم سے ہماری تھوڑی بہت بچت ہو جائے گی۔ میں جناب کو ایک بہت ہی ضروری گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں سیم زدہ پانی لوگ پی رہے ہیں۔ اس پر واٹر سپلائی کے لئے یہاں پر پچھلی حکومت نے ایک قانون دے دیا تھا جس طرح flat rateکا تھا کہ Two percent community shareدیا جائے اس پر لوگ نہیں مان رہے ہیں، میری گزارش ہے کہ اس دو فیصد کو ختم کر کے لوگوں کو صاف پانی دیا جائے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جناب ہم

ووٹ بھی دیں اور پھر پیسے بھی دیں۔ یہ میرے لئے مناسب نہ ہوگا۔ نور پور کے لئے اربن سیوریج سکیم رکھی گئی ہے۔ اس میں قائد آباد اور مٹھہ ٹوانہ کے لئے بھی سیوریج کا انتظام کیا جائے۔ میں آخر میں جناب کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ سڑکوں کے حوالے سے میری ایک چھوٹی سی درخواست ہے کہ میں نے سڑکوں کے لئے A.D.P میں اپنی requests بھجوائی ہوئی ہیں اور فنڈنہ ملنے کی وجہ سے وہ رہ گئی ہیں۔ میں دو تین سڑکوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ قائد آباد سے سکیسر ایک ڈیفنس روڈ ہے اس پر ایک پل ہے جو خراب ہے، وہاں بہت minerals ہیں، بہت کام ہو رہا ہے۔ نمک آرہا ہے، جپسم پورے پاکستان میں جارہا ہے اور میری یہ گزارش ہے کہ قائد آباد سے سکیسر روڈ کو ڈبل بنا کر مہربانی کر کے اس کے فنڈز release کروائے جائیں۔ نور پور روڈ موڑ سے پپلاں میانوالی district boundary پر میں نے ایک سڑک کی request کی ہوئی ہے، اس میں بھکر والے دوستوں نے بھی کہا ہے کہ یہ اچھا project ہے۔ میانوالی والوں نے بھی کہا ہے کہ یہ اچھا project ہے۔ مہربانی کر کے اس پر کام کیا جائے۔ بوتالا سے بندیال تک شیر شاہ سوری روڈ ہے۔ گنے کے دنوں میں روڈ بڑی خراب ہو جاتی ہے یہ ہمارے پورے ضلع میں inter link ہے مہربانی کر کے اس پر کام کیا جائے۔

میں جناب کی توجہ ایک اور نکتے کی طرف چاہتا ہوں کہ ضلع میں جتنی بھی ضلعی حکومت کے تحت سڑکیں بنتی ہیں۔ اس پر کوئی اور چیک نہیں ہوتا۔ تیس تیس سال کی جو سڑکیں بنی ہوئی ہیں اس پر آج تک کوئی maintenance کا کام نہیں ہوا اس طرح وہ سارے کے سارے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ میں آخر میں جناب کا بے حد مشکور ہوں۔ میں اس پورے ہاؤس سے گزارش کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ توجہ زراعت پر دی جائے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ معزز ممبران جو آراء اور تجاویز دے رہے ہیں ان کو نوٹ کریں کیونکہ وزیر خزانہ صاحب آپ کی یہ ڈیوٹی لگا کر گئے ہیں تو آپ اس کو مہربانی کر کے نوٹ کریں۔ شکریہ

راؤ کاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

راؤ کاشف رحیم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ بجٹ اجلاس بڑا اہم اجلاس ہے۔ اگر میرٹ کی بات کرتے ہیں تو پھر بھی مذاق اڑایا جاتا ہے تو کم از کم یہاں پر چار پانچ وزراء کو تو ہونا چاہئے کیونکہ جو نمائندے

یہاں بڑی مشکل سے منتخب ہو کر آئے ہیں ان کے اپنے مسائل ہیں اور ہر حلقے کے اپنے مسائل ہیں تو جو تجاویز وہ دے رہے ہیں انہیں کم از کم لکھا جائے اور ان پر عملدرآمد کروایا جائے۔ یہی میری آپ سے request ہے کہ تین چار وزراء کو بلایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: دیکھیں! یہ جو بجٹ کا process ہے یہ اس حکومت کی اچھی بات ہے کہ اگلے سال کا جو بجٹ بنے گا اس پر pre budget سیشن رکھا جائے گا جس میں آپ لوگوں کی تجاویز کو شامل کیا جائے گا اور یہی دیکھتے ہوئے کیا گیا ہے کہ بہت سے ممبران کو بجٹ کے بارے میں پتا نہیں ہوتا۔ یہ ہمارا ہی ملک ہے جہاں پر بجٹ کے documents جو ہیں وہ secret ہوتے ہیں۔ دنیا میں کئی ماہ پہلے جو معزز رکن اسمبلی یا پارلیمنٹ کے ممبر ہوتے ہیں وہ اپنی تجاویز دیتے ہیں کہ انہیں بجٹ کا حصہ بنایا جائے تو انشاء اللہ اگلے سال سے آپ لوگوں کے لئے خاص طور پر ایک pre budget سیشن رکھا جائے گا اور جیسے میں نے ابھی کہا ہے تو منسٹر صاحب آپ کی باتیں نوٹ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ ان پر مؤثر اقدامات کریں گے۔ شکریہ

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے یہ pre budget session کے بارے میں فرمایا کہ اگلے سال سے یہ سیشن رکھا جائے گا تو میری آپ سے یہ request ہے کہ کیا post budget session نہیں ہو سکتا؟ آپ post budget session رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: چلیں۔ آپ کی رائے کا احترام کریں گے۔ دیکھتے ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میاں رفیق صاحب نے کہا ہے کہ post budget session ہونا چاہئے تو ہم سب اس سے اتفاق کرتے ہیں اور مہربانی کر کے post budget session ضرور رکھیں تاکہ کچھ تجاویز رہ گئی ہیں جو pending budget ہے اس پر بات ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، حاجی ذوالفقار احمد صاحب!

جناب ذوالفقار علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ کل ایک میرے فاضل رکن نے درختوں کی کٹائی کے بارے میں کہا تھا اور نئے درخت لگانے کی سفارش کی تھی تو میں نے پچھلے سال ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ یہ جو سفیدے کا درخت ہے یہ انسانی زندگی کے لئے خطرناک ہے کیونکہ اس سے سانس کی بیماری پیدا ہوتی ہے تو میری گزارش یہی ہے کہ محکمہ جنگلات سے یہ کہا جائے کہ یہ سفیدے کی بجائے دوسرے درخت لگائیں اور جو شہر میں سفیدے کے درخت ہیں، ان کی کٹائی کی جائے۔

جناب سپیکر! بچوں کے بارے میں بات کروں گا کہ ہمارے بچوں کے اوپر کتابوں کا اتنا بوجھ ہے اور جو ہمارے پرائیویٹ سیکٹر میں جو سکول ہیں انہوں نے جو فیسوں کا ان پر بوجھ ڈالا ہوا ہے تو مہربانی فرما کر فیسوں کے بوجھ کے بارے میں بھی اور کتابوں کے بوجھ کے بارے میں بھی کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر! تیسرا یہ تھا کہ میرا ضلع جو 1947 کی ریاستی دارالحکومت بہاولپور ہے۔ یہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے کہ یہاں کے خوب صورت محلات اور تاریخی عمارتیں ہیں۔ ان کی طرف ہمارے سیاحت والوں کو خصوصی توجہ دینی چاہئے اور اس حکومت کو اس ضلع کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے کیونکہ یہ وہ ضلع ہے جو پاکستان میں سب سے زیادہ گندم اور کپاس پیدا کرنے والا ضلع ہے تو یہاں پر بے روزگاری ہے اور پڑھا لکھا نوجوان ہے تو میری گزارش یہی ہو گی کہ وہاں پر چونکہ کپاس بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے، وہاں کوئی ٹیکسٹائل مل نہیں ہے تو وہاں اگر کوئی ایسی ٹکسٹائل مل لگائی جائے جس سے وہاں کی کھپت بھی پوری ہو اور وہاں سے ریونیو بھی ملے اور وہاں کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار بھی ملے۔

اسی طرح وہاں پر ہمارے ہاں بہاولپور میں ایک لال سوہانرہ ذخیرہ ہے جو بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اس کا جو خام مال ہے وہ ضائع ہو رہا ہے۔ اگر وہاں پر ایک پیپر مل لگائی جائے اور اس کے خام مال سے فائدہ لیا جائے تو اس سے بھی وہاں سے حکومت کو ریونیو ملے گا اور بے روزگار اور پڑھا لکھا نوجوان وہاں پر کھپ سکے گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہمارے بہاولپور میں ایک گلزار صادق پارک ہے جو بہت پرانا اور تاریخی پارک ہے اور اس کی جگہ بہت بڑی ہے لیکن اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو کہ وہاں کے لوگ

جا کر سیر کر سکیں۔ اس پُر فضا مقام کو بھی اگر بین الاقوامی طرز کا بنایا جائے تو یہ بہاولپور کی عوام کے لئے بھی ایک تحفہ ہو گا۔

اسی طرح صحت کے سلسلے میں ہمارا جو ہسپتال ہے جو کہ بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال کے نام سے 1906 میں قائم ہوا تھا کیونکہ اب وہ آبادی بڑھ گئی ہے اور اس ہسپتال سے تقریباً صادق آباد سے لے کر بہاولنگر اور ملتان تک اور ڈیرہ غازی خان تک کے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں تو اس کی capacity بڑھائی جائے اور اس کی بوسیدہ عمارتوں کو گرا کر نیا بنایا جائے، خاص طور پر چار سرجیکل وارڈز ہیں ان کی عمارتیں پرانی ہیں اور اس میں ڈاکٹروں کی تعداد بڑھائی جائے تو مجھے امید ہے کہ آپ اس پر بھی خصوصی ہدایت فرمائیں گے اور وہاں پر ڈسٹرکٹ ہسپتال نہیں ہے کیونکہ وہی پرانا ہسپتال چل رہا ہے اور ڈسٹرکٹ ہسپتال بھی بنایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ صحت کی سہولتوں سے فیض یاب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! سکولوں میں بھی چونکہ وہی ہمارے پرانے سکول تھے، وہی چلے آ رہے ہیں اور 144 سکولوں کو centre of complex بنایا جا رہا ہے تو میری گزارش ہے کہ اسی طرح ہمارے بہاولپور ضلع کو بھی اس کا حصہ دیا جائے اور ہمارے سکولوں اور کالجوں کو upgrade کیا جائے کیونکہ ہم نے بھی آگے بڑھنا ہے اور ہم نے پیچھے کی طرف نہیں دیکھنا تو کوشش کرنی ہے کہ پنجاب اور اپنے ضلع کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ کہ:

ان اندھیروں سے کہو کہ اب سنبھل کے چلیں
نئے عزم سے ہم بنیاد سحر رکھتے ہیں

شکریہ

جناب چیئرمین: ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس بجٹ میں مجھے خطاب کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں جناب وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایک متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ یہ آئندہ مالی سال کے لئے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لئے ایک خوش آئند اقدام ہے۔ امیر طبقے سے ٹیکسوں کی مراعات ختم کر دی گئی ہیں اور غریبوں کے لئے ٹیکس کا خاتمہ اور اشیائے خورد و نوش کی سبسڈی سے کروڑوں غریبوں کا فائدہ کیا گیا ہے۔ اب تانگہ،

رکشا، ریڑھی بان سب روزانہ مزدوری کر کے جو آمدنی ہو گی وہ اپنے گھروں میں لے جائیں گے۔ ان کو کسی محکمے سے تنگ نہیں کیا جائے گا جس طرح پہلے وہ ٹیکس بھی دیتے تھے اور پھر ان کی کئی قسم کی پھٹیکیں بھی جھیلتے تھے۔

اب میں اپنے ضلع خوشاب کی طرف آتا ہوں۔ ہمارا ضلع خوشاب ایک پسماندہ ضلع ہے---

راؤکاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، راؤ صاحب!

راؤکاشف رحیم خان: جناب چیئرمین! لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھی جا سکتی۔ notes تو دیکھ سکتے ہیں لیکن وہ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! آپ cross talk نہ کریں، Chair سے بات کریں۔ وہ اپنے paper consult کر رہے ہیں، انہیں اس کی اجازت ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب والا! سب سے پہلے انہوں نے کہا ہے کہ ناانصافی ختم کی جائے گی۔ سب سے پہلی ناانصافی اس دن سے ہی شروع ہو گئی جب پاکستان بنا کیونکہ جب پاکستان بنا اس کے لئے مسلم لیگ والوں نے قربانیاں دیں۔ جب پاکستان بن گیا تو اس وقت جو unionists تھے انہوں نے لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو ایوانوں میں لے آئے حالانکہ انہوں نے پاکستان کی مخالفت میں جاگیریں لی تھیں ساٹھ سال ہو گئے ہیں پاکستان کو بنے ہوئے لیکن آج تک کسی حکومت نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ ان لوگوں نے یہ جاگیریں پاکستان کی مخالفت کے لئے لی تھیں۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کروں گا کہ یہ ان جاگیرداروں سے جنہوں نے پاکستان کی مخالفت میں جاگیریں لی تھیں ان سے وہ واپس لی جائیں۔ باقی ہمارا ضلع پسماندہ ہے، اس میں تعلیم کی بہت قلت ہے جو سکول کالج یہاں بنائے گئے ہیں کسی میں اساتذہ نہیں ہیں۔ چالیس ہائی سکولوں میں سے 23 ہائی سکولوں میں head masters نہیں ہیں اور 22 ہائی سکول جو girls کے ہیں ان میں سے 10 میں head mistress نہیں ہیں۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کروں گا کہ ہمارا ضلع پسماندہ ہے اس لئے خاص طور پر ہمارے ضلع کو ترجیح دی جائے اور تمام اساتذہ کی اسامیاں پُر کی جائیں۔

جناب والا! ضلع خوشاب میں جو ہمارا soon valley کا علاقہ ہے، یہ ایک بہت خوبصورت وادی ہے اس میں ہر طرح کی خوبصورتی ہے۔ بابر نے تزک بابری میں لکھا ہے کہ یہ کشمیر کا بچہ ہے۔ میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ سیاحت میں اس پر رقم خرچ کی جائے تاکہ سیاحت میں اضافہ ہو اور یہ پچھلی حکومت نے کہا تھا کہ ہم Mini Murree بنانا چاہتے ہیں تو یہ ایک Mini Murree بنی بنائی ہے اس پر مزید خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زراعت پر گورنمنٹ خصوصی توجہ دے رہی ہے میرے علاقے میں ایک Lift Irrigation Scheme بنائی گئی تھی میں درخواست کروں گا کہ اس دفعہ A.D.P میں اس کے لئے رقم نہیں رکھی گئی براہ مہربانی اس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہو چکا ہے تو اس کو دوبارہ شروع کیا جائے تاکہ جو گورنمنٹ اس پر پہلے خرچ کر چکی ہے وہ ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر! Health کے سلسلے میں ہمارے ضلع کے کسی ہسپتال میں ڈاکٹر نہیں ہیں خصوصی طور پر لیڈی ڈاکٹر تو کسی ہسپتال میں نہیں ہیں۔ براہ مہربانی تمام ہسپتالوں میں دوائیوں اور ڈاکٹروں کا انتظام کیا جائے کیونکہ وہاں غریب لوگ ہیں، بالکل بارانی علاقہ ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ ہمارے علاقے میں ڈاکٹروں کو تعینات کیا جائے۔ باقی یہ کہ ہمارے علاقے میں بہت بڑا جنگل ہے اور وہاں کے لوگ جنگل کاٹ کاٹ کر نقصان کر رہے ہیں اور محکمہ کے لوگ بھی ان کے ساتھ شامل ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ وہ جنگلات کے وزیر صاحب کو ہدایت کریں کہ جنگل کی لکڑی نہ کاٹی جائے کیونکہ تمام لکڑی پشاور جا رہی ہے ہمارے جنگلوں کو بچایا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: اعوان صاحب! ٹائم کا ذرا خیال رکھیں، ابھی کافی اراکین ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔ kindly wind up کریں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جی، میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ جنگلات کے لئے حکومت ہر سال بہت اخراجات کرتی ہے۔ اس کی تشہیر کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے لیکن جو لکڑی ضائع کی جا رہی ہے خاص کر لکڑی کو بھٹوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور ہزاروں من لکڑی بھٹوں میں استعمال ہوتی ہے۔ میری درخواست ہے کہ حکومت اس پر سختی سے عمل کرے کیونکہ کوئلہ کی صنعت کافی نقصان میں جا رہی ہے۔ اس کی main وجہ یہی ہے کہ ایک تو اینٹوں کا معیار بہتر نہیں ہے، کوئلہ سے جو اینٹ پکتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے۔

میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارا ضلع minerals سے بھرا ہوا ہے یہاں کوئلہ ہے، نمک ہے، Bauxite اور Silica sand ہے ۔ یہاں سے حکومت کو ہر طرح کی کروڑوں روپے کی انکم ہوتی ہے۔ یہاں دو سیمنٹ فیکٹریاں ہیں، یہاں textile mills ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں تعمیری کام کوئی نہیں ہو رہا۔ مہربانی کر کے جو حکومت کا قانون ہے کہ 70 فیصد انکم اسی علاقے پر خرچ ہوتی ہے اس لئے براہ مہربانی حکومت ہمارے حقوق کا تحفظ کرے۔ آخر میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ السلام علیکم۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اعوان صاحب! محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ!

محترمہ شبینہ ریاض: جناب سپیکر! بہت مہربانی میں بجٹ speech کرنا چاہ رہی تھی لیکن مجھے موقع نہیں ملا۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دے دیا۔ میرے ذہن میں کچھ تجاویز تھیں میں آپ کی اجازت سے وہ پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے چند گزارشات ہیں۔ اس وقت ملک میں زکوٰۃ و عشر، محکمہ بیت المال پنجاب اور بیت المال پاکستان کے ذریعے بے پناہ دولت غریبوں میں خرچ ہو رہی ہے جو کہ نقدی کی صورت میں دی جاتی ہے جس کے متعلق بے شمار شکایات ہیں کہ حقداروں تک صحیح رقم نہیں پہنچتی۔ ہم محکمہ صحت میں غریبوں کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن اس میں بھی غریبوں کو صحیح طور پر رقم نہیں پہنچ سکتی۔ میری رائے ہے کہ اچھا ہو کہ ہم ان تمام فنڈز کو جن میں عشر و زکوٰۃ، بیت المال پنجاب، بیت المال پاکستان اور محکمہ صحت کی ادویات کے بجٹ کو اکٹھا کر کے پاکستان کے ہر شہری کے لئے علاج معالجہ مکمل طور پر مفت کر دیں اور کینیڈا کی طرح پاکستان کو بھی ایک مثالی ریاست بنا دیں۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو دینا چاہ رہی ہوں۔ ایک بہاولنگر کا علاقہ ہے جس کی تقریباً 21 لاکھ آبادی ہے اور اس میں تقریباً 40 کروڑ بیت المال پنجاب، بیت المال پاکستان عشر و زکوٰۃ کی طرف سے فنڈز ملتے ہیں جو کہ تقریباً 25 ہزار لوگوں میں تقسیم ہوتے ہیں اور اس حساب سے تقریباً 500 روپے فی کس کے حساب سے یہ amount distribute ہوتی ہے اور آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک بندہ 500 روپے کتنے دن استعمال کر سکتا ہے تو اگر گورنمنٹ کی طرف سے یہ سہولت مل جائے کہ اتنی مشکلات کے دور میں اگر علاج کی سہولت گورنمنٹ provide کر دے تو ایک side سے relief مل سکتا ہے کہ ہمیں کم از کم علاج کی سہولتیں تو ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد آصف ملک!

جناب محمد آصف ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، فنانس منسٹر جناب تنویر اشرف کائرہ اور تمام Cabinet کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اتنا اچھا عوامی بجٹ پیش کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس عوامی بجٹ کا ریلیف ایک عام آدمی تک بھی پہنچے گا۔ دوسری میری گزارش ہے کہ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک مہنگا پراجیکٹ میٹل روڈ کی صورت میں فیصل آباد سے سرگودھا، خوشاب، میانوالی تک بن رہا ہے۔ الحمد للہ یہ بڑا اچھا پراجیکٹ ہے لیکن اس کے اندر ایک جہلم دریا پر خوشاب bridge ہے، یہ اربوں روپے کا پراجیکٹ ہے لیکن اس میں یہ پل کا منصوبہ شامل نہیں کیا گیا۔ یہ پل 1990 میں شروع ہوا تھا لیکن ٹھیکیدار اور مقامی سیاستدانوں کی ملی بھگت کی وجہ سے یہ پل ناکارہ ہو گیا اور دس سال تک تو یہ چل نہ سکا لیکن 2002 میں اس کو چالو کیا گیا لیکن اس وقت اس کی جو صورتحال ہے وہ انتہائی خطرناک ہے، مختلف جگہوں سے اس کے parts ناکارہ ہو چکے ہیں، میری گزارش ہے کہ اس اہم پراجیکٹ میں اس پل کا منصوبہ بھی شامل کیا جائے تاکہ یہ روڈ جو تعمیر ہو رہی ہے اس کا علاقہ کے لوگوں کو فائدہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! دوسرا DHQ ہسپتال خوشاب 100 بستر کا ہسپتال ہے اور ایک کروڑ 97 لاکھ روپیہ اس کا سالانہ بجٹ ہے لیکن حقیقت میں عام لوگوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، نہ ڈاکٹر ڈیوٹی پر آتے ہیں، صرف ایم۔ ایل۔ سی کاٹنے کے لئے وہاں پر لوگ بیٹھے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے اور آپ کی وساطت سے محکمہ صحت والوں سے یہ گزارش ہے کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ عام لوگوں کو اس کا ریلیف مل سکے یا میری یہ تجویز ہے کہ اگر یہ ہسپتال نہیں چل سکتا تو اس کو بند کر دیا جائے اور گورنمنٹ کا جو 2 کروڑ روپے کا سالانہ نقصان ہو رہا ہے اس سے بچا جا سکے۔

جناب سپیکر! خوشاب، جوہر آباد اور ہڈالی میں پانی انتہائی ناقص ہو گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ 40 سال پہلے اس میں پائپ لائن بچھائے گئے تھے اب وہ زنگ آلود ہو چکے ہیں اور جگہ جگہ سے damage ہو گئے ہیں اس کی وجہ سے پانی خراب ہے اور لوگوں میں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ میری آپ کی وساطت سے گورنمنٹ آف پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ گزارش ہے کہ kindly خصوصی توجہ دیتے ہوئے خوشاب، جوہر آباد اور ہڈالی میں واٹر سپلائی کا نظام بہتر کیا جائے تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل سکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جنگلات کے مسئلے پر بہت سے دوستوں نے بات کی ہے۔ میری گزارش ہے کہ پورے پنجاب میں جس طرح بے دردی سے جنگلات کو کاٹا جا رہا ہے اور لکڑی کو جلایا جا رہا ہے اس کی وجہ سے مجھے یہ خدشہ ہے کہ آنے والے وقت میں درخت ناپید ہو جائیں گے اور اس کا آپ سمجھتے ہیں کہ جتنا انسانی صحت پر نقصان ہو گا، میری گزارش ہے کہ اس پر کوئی ایمر جنسی نافذ کی جائے اور جنگلات کو بچایا جائے اور مزید درخت لگا کے اپنے ملک کو خوبصورت کیا جائے۔ میں آپ کا بہت مشکور اور ممنون ہوں، میری یہ چند گزارشات ہیں ان پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے مختلف محکمہ جات کو ہدایات جاری کی جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہمارا پسماندہ ضلع ہے، پچھلی گورنمنٹ کے دوران تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ہمارے پورے ضلع میں کالج ناپید ہیں، لوگوں کو دور دراز تک سفر کر کے جانا پڑتا ہے، مہربانی کر کے کم از کم جو بڑے شہر ہیں ان میں لڑکیوں اور لڑکوں کے کالج بنائے جائیں تاکہ لوگوں کو اپنے گھر کے نزدیک تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے۔ بہت مہربانی شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

محترمہ شمائلہ رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟

محترمہ شمائلہ رانا: جی۔

جناب چیئرمین: جی، کریں۔

محترمہ شمائلہ رانا۔ جناب سپیکر! شکریہ۔

جس کھیت سے میسر نہ ہو دہقاں کو روٹی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر! ویسے تو ہمارا پنجاب مسائل کا گڑھ بن چکا ہے اور تمام شعبہ جات پر آپ کی توجہ دلانا بہت ضروری ہے لیکن جیسا کہ میرے بھائی اور میری بہنوں نے صحت، تعلیم اور جنگلات پر بات کی تو میں سمجھتی ہوں کہ جو ہمارا صوبہ پنجاب ہے اور نہ کہ ہمارا صوبہ بلکہ پورا پاکستان ہے، اس میں ہمیں زراعت کے کلچر کو promote کرنا چاہیے۔ پاکستان زرعی میدان میں اگر مضبوط ہو گا تو میرا خیال ہے کہ ہماری ملکی معیشت پر بھی کافی فرق پڑے گا، ہم لوگ ترقی بھی کریں گے اور ہمارے جو بچے

ہیں اور آنے والی نسلیں ہیں ان کو آٹا، روٹی اور اس چیز کی فکر نہیں ہوگی۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ جو زرعی میدان ہے اس میں کسان بھائیوں کو ہم لوگ اتنا ریلیف دیں کہ ان کو آسان قسطوں پر قرضے فراہم کریں جس پر rate of interest بہت کم ہو۔۔۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات نہیں ہو سکتی۔ آپ نے میرا نام announce کیا تھا لہذا مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

محترمہ شمائلہ رانا: جناب سپیکر! آپ کو صرف یہی بتانا تھا کہ آپ کی توجہ زراعت کی طرف کروانی تھی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ، مہربانی۔ محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب والا! ہماری معزز ممبر نے شعر غلط پڑھا ہے، اس میں اس نے کہا ہے "روٹی" تو وہ "روٹی" نہیں بلکہ "روزی" ہے۔

محترمہ شمائلہ رانا: "روٹی "اور روزی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: چلیں۔ جی، Don't cross talk please.

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین: معزز ممبران غور سے بات سنیں!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع سیالکوٹ سے ہے اور میرا نام نسیم ناصر خواجہ ہے، جس طرح میری بہن رفعت نے mention کیا کہ اخباروں میں ان کا نام غلط لکھا جا رہا ہے اسی طرح میں بھی اپنے نام کی تصحیح کرنا چاہتی ہوں کہ اس نام کی درستی کی جائے۔

جناب سپیکر! جس طرح سے یہاں پر پولیس کے حوالے سے بات ہوئی، میں بھی یہاں پر یہ بات بتانا چاہوں گی کہ پولیس کا 160 سالہ فرسودہ نظام جس کو انگریز کے دور میں بنایا گیا، اس کو پولیس آرڈر 2002 میں تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی اور 34 اضلاع میں District Public Safety and Police Complaint Commission بنائے گئے لیکن افسوس کے ساتھ کہ یہ کمیشن اللہ جانے کیوں نہ چل سکے؟ اگر یہ چل جاتے تو اس سے پولیس پر چیک اینڈ بیلنس رہتا اور عوام کو امن عامہ کے حوالے سے انصاف میسر ہوتا۔ میں یہاں پر یہ بھی گزارش کروں

گی بلکہ التجا کروں گی کہ یہ جو District Public Safety and Police Complaint Commission ہیں ان کو functional کیا جائے اور اس کی A.C.Rs لکھنے کا اختیار اس کے چیئرمین کو دیا جائے تاکہ ضلع کی عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف ملے۔ میں آپ کی توجہ اب اپنے حلقہ کی پولیس کی زیادتی کے حوالے سے دلانا چاہوں گی کہ میرے حلقہ پی پی۔123 ضلع سیالکوٹ میں تھانہ حاجی پورہ پولیس نے ایک گھر میں نقب زنی کی، ان کا دروازہ توڑ کر گھر میں داخل ہو گئے اور وہاں ان کی جواں سال بچی کو رائفل کے بٹ مارے۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! اتنی اہم کارروائی چل رہی ہے لیکن ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: چونکہ ایک معزز خاتون رکن اسمبلی نے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب چیئرمین! پہلے بھی کورم کی نشاندہی کی جا چکی ہے اور کورم پورا تھا۔ چونکہ یہ بڑا اہم اجلاس ہے اس لئے اس کی کارروائی چلنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اُس وقت جب کورم کی نشاندہی کی گئی تھی تو اُس وقت کورم پورا تھا۔ اب دوبارہ گنتی کرائی جائے گی اگر کورم پورا ہوا تو کارروائی جاری رکھیں گے۔

آوازیں: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب چیئرمین: پہلے گنتی کرنے دیں اور اگر کورم پورا ہوا تو پھر میں پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت دوں گا۔ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ تشریف رکھیں چونکہ کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے اس لئے اب گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اس مرحلہ پر جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ کورم کی نشاندہی ہوئی ہے اور ایوان میں کورم پورا نہ ہے۔ اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جب گھنٹیاں بج رہی ہوں تو بات نہیں ہو سکتی۔ پلیز! بیٹھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی ہوئی اور اس کے بعد گنتی کی گئی۔ میں اپنے معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے اس سیشن کے اندر ہر ممکن کوشش کی کہ ہم اپنے ممبران کو زیادہ سے زیادہ ٹائم دیں تاکہ وہ یہاں پر بات کر سکیں اور اسی لئے آج کا دن zero hour رکھا گیا تھا کہ پورا دن ممبران جتنی چاہیں بات کر سکیں لیکن چونکہ اب کورم کی نشاندہی ہوئی ہے اس کے بعد گنتی بھی کرائی گئی لیکن کورم پورا نہیں ہے اس لئے اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔